www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : سلسلة خطب مختصرة عن نواقص الإسلام – الناقض الأول (الشرك بالله)

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع: نواقضِ اسلام

پہلا ناقض: (اللہ کے ساتھ شرک کرنا)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إلَه إلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْـــلِمُون). (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَـــاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَـــدِيداً * يُصْـــلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

تمام تر عبادتوں کو صرف ایک اللہ کے لیے انجام دینے پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہے

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کی تعظیم بجا لاؤ، اس کی اطاعت کرو، اور اس کی نافرمانی سے گریز کرو، اور جان رکھو کہ جن امور پر تمام آسمانی شریعتوں کا اتفاق ہے ان میں یہ بھی ہے کہ : تمام تر عبادتیں صرف ایک اللہ کے لیے انجام دینا واجب ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(وما أرسلنا من قبلك مِن رسول إلا نوحي إليه أنه **لا إله إلا أنا** فاعبدون

ترجمہ: تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی **کہ میرے سوا کوئی معبود برحق** نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: ﴿فاعبد الله **مخلصا** له الدين﴾

ترجمہ: آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو **خالص کرتے ہوئے**۔

شیخ عبد الرحمن السعدی رحمہ اللہ [1]اس آیت کی تفسیر میں رقم طراز ہیں:

یعنی: اپنے دین کو پورے طور پر اللہ کے لیے خالص رکھو، خواہ ظاہری احکام ہوں یا باطنی احکام، اسلام ، ایمان اور احسان (ہر درجہ کو اللہ کے لیے خالص رکھو)، بایں طور کہ ایک اللہ کے لیے تمام تر عبادتوں کو خالص رکھو، ان کے ذریعہ اللہ کی رضا طلب کرو، اس کے علاوہ کسی اور مقصد کو پیش نظر نہ رکھو۔

اللہ کا فرمان : (آپ اللہ ہی کی عبادت کریں، اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے) یہ **اخلاص** کا حکم اور اس بات کی وضاحت ہے کہ جس طرح اللہ تعالی کے لیے ہر طرح کا کمال ہے اور ہر جہت سے وہ اپنے

([1]) آپ علامہ فقیہ مفسر شیخ عبد الرحمن بن ناصر سعدی ہیں، آپ نے بہت سی کتابیں تالیف کی، دینی احکام میں آپ کو گہری بصیرت حاصل تھی، آپ کی وفات ۱۳۷۶ھ میں ہوئی ، آپ کی سوانح آپ کے شاگرد شیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن البسام کے قلم سے پڑھنے کے لیے رجوع کریں: "علماء نجد خلال ثمانية قرون" ، آپ کی سوانح دیگر کتابوں میں بھی ذکر کی گئی ہے۔

بندوں کا محسن اور منعم ہے، اسی طرح اس کے لیے خالص دین ہے جو ہر قسم کے شائبہ اور ملاوٹ سے پاک ہے، یہی وہ دین ہے جسے اس نے اپنے لیے پسند فرمایا، اسی دین کو اپنے منتخب بندوں کے لیے پسند فرمایا، ان کو اسی دین کا حکم دیا، کیوں کہ یہ دین اس بات پر مشتمل ہے کہ اللہ کی عبادت کی جائے، اس کی محبت ، خوف، امید ورجا اور خشوع وانابت جیسی عبودیت کے ذریعہ، بندوں کو اپنے مقاصد کی حصولیابی کے لیے اسی سے رجوع کرنا چاہئے ، یہی وہ عبادت ہے جو دلوں کی اصلاح ، تزکیہ اور تطہیر کرتی ہے، اور کسی بھی عبادت میں اس کے ساتھ شرک نہیں کرنے دیتی ، کیوں کہ اللہ تعالی شرک سے بری ہے، اللہ تعالی تمام شریکوں سے زیادہ شرک سے بے نیاز ہے، شرک دل اور روح میں بگاڑ پیدا کردیتا ہے، دنیا وآخرت برباد کردیتا ہے اور انسانوں کو حد درجہ شقاوت وبدبختی کا شکار بنادیتا ہے۔انتہی

جن امور پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہے ان میں شرک کی حرمت بھی ہے

- اللہ کے بندو! جن امور پر تمام شریعتیں متفق ہیں ان میں یہ بھی ہے : اللہ کی عبادت میں شرک کرنے کی ممانعت، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ولقد أوحي إليك **وإلى الذين من قبلك** لئن أشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخاسرين * بل **الله فاعبد** وكن من الشاكرين.

ترجمہ: یقیناً تیری طرف بھی **اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف** بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہوجائے گا۔ بلکہ تو **اللہ ہی کی عبادت کر** اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔

لغت میں شرک ماخوذ ہے: شَرَّكَ الشيء المفرد بغيره سے (یعنی ایک چیز کو دوسری چیز سے ملانا)۔ (یہ اس وقت کہا جاتا ہے) جب اس چیز کو دو یا دو سے زائد افراد کے درمیان مشترک کردیا جائے، ایسے میں آپ کہتے ہیں: قد اشترك الرجلان وتشاركا [1](یعنی دو لوگ باہم شریک ہوئے)۔اس بنا پر جب

(1) دیکھیں: «لسان العرب»، مادة: شَرَكَ .

یہ کہا جائے کہ: (فلان أشرك بالله) (فلاں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا) تو اس کے معنی ہوں گے: اس نے اللہ کے ساتھ اس کی ان بعض خصوصیات میں شریک ٹھہرایا جن میں کسی کو اس کا شریک ٹھہرانا درست نہیں ۔خواہ ان خصوصیات کا تعلق اللہ پاک کے اسماء سے ہو یا صفات سے ہو یا اس کے افعا ل سے ، یا اس کا تعلق اس بات سے ہو کہ اللہ تعالی ہی تمام تر عبادتوں کا تن تنہا مستحق ہے، اس کے علاوہ کوئی اور نہیں، خواہ جس کو شریک ٹھہرایا جائے وہ آدمی ہو یا جن ہو یا جمادات میں سے ہو یا قبر ہو یا کوئی اور چیز ۔

سارے لوگ توحید پر قائم تھے، پھر قوم نوح میں نیک لوگوں کی تعظیم کی وجہ سے شرک واقع ہوگیا

چنانچہ اللہ نے نوح کو رسول بناکر مبعوث کیا

اللہ کے بندو! آدم علیہ السلام کے عہد سے لے کر دس صدیوں تک لوگ توحید پر قائم رہے، پھر شرک واقع ہوگیا، چنانچہ اللہ نے نوح کو رسول بناکر بھیجا تاکہ لوگوں کو توحید کی دعو ت دیں، اللہ تعالی کا فرمان ہے:
(كان الناس أمة واحدة فبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين)

ترجمہ: دراصل لوگ ایک ہی گروہ تھے اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو خوشخبریاں دینے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نوح اور آدم کے درمیان دس صدیوں کا فاصلہ تھا، اس دوران سارے لوگ شریعت حق پر تھے، پھر ان کے درمیان اختلاف ہوگیا، تو اللہ نے نبیوں کو خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بناکر بھیجا[1]۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وما كان الناس إلا أمة واحدة فاختلفوا)

ترجمہ: اور تمام لوگ ایک ہی امت کے تھے پھر انہوں نے اختلاف پیداکرلیا۔

([1]) ابن جریر نے یہ قول سورۃ البقرۃ کی آیت : ۲۱۳ کی تفسیر میں روایت کیا ہے۔

یعنی: جس دین صحیح پر قائم تھے اس سے پھر گئے اور شرک کرنے لگے۔

مومنوں کی جماعت! شرک واقع ہونے کے بعد توحید کی دعوت دینے کے لیے اللہ نے سب سے پہلے جس رسول کو معبوث فرمایا وہ نوح علیہ السلام ہیں ، جیسا کہ فرمان باری تعالی ہے:{ إنا أوحينا إليك كما أوحينا إلى **نوح** والنبيين من بعده}.

ترجمہ: یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ **نوح** (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی۔

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: سارے لوگ آدم کی ملت پر قائم تھے، یہاں تک کہ وہ بت پرستی کرنے لگے، اس کے بعد اللہ نے نوح علیہ السلام کو مبعوث فرمایا، وہ سب سے پہلے رسول تھے جن کو اللہ نے روئے زمین پر رہنے والوں کی طرف مبعوث فرمایا(1) ۔

نوح علیہ السلام کے زمانے میں شرک کی وجہ نیک لوگوں کی تعظیم تھی، جیسا کہ صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں وارد ہے: [وقالوا لا تذرن آلهتكم ولا تذرن ودًّا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق ونسرا] فرمایا: یہ پانچوں نوح علیہ السلام کی قوم کے نیک لوگوں کے نام تھے جب ان کی موت ہو گئی تو شیطان نے ان کے دل میں ڈالا کہ اپنی مجلسوں میں جہاں وہ بیٹھے تھے ان کے بت قائم کر لیں اور ان بتوں کے نام اپنے نیک لوگوں کے نام پر رکھ لیں چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت ان بتوں کی پوجا نہیں ہوتی تھی لیکن جب وہ لوگ بھی مر گئے جنہوں نے بت قائم کئے تھے اور علم لوگوں میں نہ رہا تو ان کی پوجا ہونے لگی (2)۔

شرک توحید کی تینوں قسموں میں واقع ہوتا ہے

(1) تفسیر ابن کثیر: البقرة: ۲۱۳، معمولی تصرف کے ساتھ
(2) صحیح بخاری: (۳۹۲۰)

اللہ کے بندو! شرک کی حرمت دین اسلام کے بدیہی امور میں سے ہے، یہ اسلام کے نواقض میں سے ہے، جو شخص شرک کا ارتکاب کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے، گرچہ شرک کرنے والا نماز وروزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کومسلمان ہی کیوں نہ گردانتا ہو، یہ تمام نواقض اسلام میں سب سے زیادہ واقع ہونے والا ناقض ہے، کتا ب الہی میں شرک کی قباحت اور مشرکوں کی سزا بے شمار مقامات پر بیان کی گئی ہے، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

اے مومنوں کی جماعت! توحید ربوبیت ، توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات (تینوں قسموں) میں شرک واقع ہوتا ہے۔

توحید ربوبیت میں شرک کی مثال یہ ہے کہ : یہ عقیدہ رکھا جائے کہ اللہ کے ساتھ کوئی اور بھی مدبر، یا رازق، یا خالق، یا زندگی اور موت دینے والا ہے، جو شخص اس طرح کا عقیدہ رکھے تو وہ مشرک ہے، واجب یہ ہے کہ اللہ تعالی کو مذکورہ تمام افعال میں یکتا ومنفرد ماناجائے، اور بندہ کے لیے جائز نہیں کہ ان میں سے کسی فعل کو غیر اللہ کی طرف منسوب کرے۔

اللہ کے اسماء میں شرک کی مثال: مسیلمہ کذاب کا اپنے آپ کو "رحمن الیمامۃ[1]" کے نام سے موسوم کرنا، یہ وہ شخص ہے جو عہد نبوی میں نمودار ہوا اور نبوت کا دعوی کر بیٹھا اور اپنے آپ کو "الرحمن" سے موسوم کرنے لگا، جوکہ اللہ تعالی کے ان اسماء میں سے ہے جو صرف اسی کے ساتھ خاص ہیں۔

اللہ کی صفات میں شرک کرنے کی مثال یہ ہے کہ: غیر اللہ کے لیے علم غیب کا دعوی کیا جائے بایں طور کہ اس کو اللہ کا شریک مانا جائے ، مثلاً وہ شخص جو یہ عقیدہ رکھے کہ جادو گر اور کاہن وغیرہ غیب کا علم جانتے ہیں، یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم الغیب قرار دے، جو شخص غیر اللہ کے لیے علم غیب کا دعوی کرے وہ مشرک ہے۔واجب یہ ہے کہ

(1) الیمامۃ جزیرۃ العرب کے وسط میں ایک علاقہ کا نام ہے۔

علم غیب میں اللہ کو منفر د اور یکتا مانا جائے جیسا کہ اللہ نے اپنی ذات کو اس سے موصوف فرمایا ہے:(قل لا يعلم من السماوات والأرض **الغيب إلا الله**).

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ آسمانوں والوں میں سے زمین والوں میں سے **سوائے اللہ کے کوئی غیب نہیں جانتا**۔

توحید عبادت (الوہیت) ـجوکہ بندوں کے کام ہیں-اس میں شـــرک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ کسی بھی عبادت میں اللہ کے ساتھ غیر اللہ کو شریک کیا جائے، یہ عبادت جیســـی بھی ہو ، دعا ، ســـجدہ، ذبح ، نذر ونیاز، رغبت ورہبت اور امید ورجا ء وغیرہ۔جس نے ان عبادتوں کا کوئی حصـــہ غیر اللہ کے لیے انجام دیا اس نے اللہ عظیم وبرتر کے ساتھ شرک کیا۔اللہ تعالی نے اپنی نبی محمد صـلی اللہ علیہ وسـلم سـے فرمایا: (ولقد أوحي إليك وإلى الذين من قبلك لئن أشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخاسرين * بل الله فاعبد وكن من الشاكرين)

ترجمہ: یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں ســـے ہوجائے گابلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔

اللہ تعالی نے یہ حکم دیا کہ اخلاص کے ساتھ اللہ سے دعا کی جائے، فرمان باری تعالی ہے: (فادعوا الله مخلصين له الدين)

ترجمہ: تم اللہ کو پکارتے رہو اس کے لیے دین کو **خالص کر کے**۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دعا ہی عبادت ہے)[1]۔

اللہ نے قرآن میں تین سو مقامات پر اخلاص کے ساتھ اللہ سے دعا کرنے کا حکم دیا ہے، ذبح کے بارے میں اللہ نے حکم دیا کہ بندہ تقرب کی نیت سے

(1) اس حدیث کو ابوداود (۱۴۷۹) اور ترمذی (۲۹۶۹) وغیرہ نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور شیخ البانی نے اسے صحیح کہا ہے۔

صرف ایک اللہ کے لیے جانور ذبح کرے، اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ نے ارشاد فرمایا: (فصل لربك وانحر)

ترجمہ: تو اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

نیز آپ سے اللہ نے فرمایا: (قل إن صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العالمين * لا شريك له وبذلك أمرت وأنا أول المسلمين)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ بالیقین میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کا ہے جو سارے جہان کا مالک ہے۔اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں سب ماننے والوں میں سے پہلا ہوں۔

اس آیت میں نسک سے مراد ذبح ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس شخص پر اللہ کی لعنت ہے جو غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرتا ہے)(1)۔

خلاصہ یہ کہ جو شخص غیر اللہ کے لیے کسی بھی قسم کی عبادت انجام دے وہ شرک کا مرتکب ہے، خواہ وہ معبود قبر ہو، یا نبی ہو، یا جادوگر ہو، یا جن ہو یا کوئی اور، خواہ اس معبود کے لیے عبادت انجام دینے کی وجہ یہ ہو کہ اسے اللہ کے قریب کرنے والا واسطہ مانتا ہو، یا سفارشی مانتا ہو یا وسیلہ یا کچھ اور، یہ سب شرک ہے، اور یہ سارے مشرکین کے بے بنیاد دلائل ہیں، اللہ تعالی نے مشرکوں کے تعلق سے فرمایا: والذين اتخذوا من دونه أولياء ما نعبدهم إلا **ليقربونا** إلى الله زلفى)

ترجمہ: جن لوگوں نے اس کے سوا اولیا بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک **ہماری رسائی کرا دیں۔**

---

(1) صحیح مسلم (۱۹۷۸) بہ روایت: علی رضی اللہ عنہ

نیز فرمایا: (ويعبدون من دون الله ما لا يضرهم ولا ينفعهم ويقولون هؤلاء **شفعاؤنا** عند الله)

ترجمہ: اور یہ لوگ اللہ کے سوا ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ ان کو ضرر پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس **ہمارے سفارشی ہیں۔**

نیز ارشاد فرمایا: (أم اتخذوا من دون الله **شفعاء** قل أولو كانوا لا يملكون شيئا ولا يعقلون).

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے اللہ تعالی کے سوا (اوروں) کو **سفارشی** مقرر کر رکھا ہے؟ آپ کہہ دیجیئے! کہ گو وہ کچھ بھی اختیار نہ رکھتے ہوں اور نہ عقل رکھتے ہوں۔

معلوم ہوا کہ واسطہ اور سفارشی کو دلیل بناکر غیر اللہ کی عبادت کرنا قرآنی نصوص کی روشنی میں باطل اور بے بنیاد ہے، جنھوں نے ایسا کیا انہوں نے اپنے کام کو دوسرے نام سے موسوم کیا، خالق کو مخلوق پر قیاس کیا، انہوں نے دیکھا کہ دنیا کے بادشاہوں اور سرداروں تک پہنچنے کےلیے واسطے ، مقربین اور سفارشیوں کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے کہا کہ اللہ کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے، اس تک رسائی حاصل کرنے کے لیے واسطوں، مقرّبین اور سفارشیوں کی ضرورت ہے، جیسے انبیائے کرام، نیک لوگوں کی قبریں اور فرشتے وغیرہ ، یہ اللہ کے ساتھ واضح شرک ہے۔

معلوم ہوا کہ شرک توحید کی تینوں قسموں میں واقع ہوسکتا ہے ، توحید ربوبیت ، توحید الوہیت اور توحید اسماء وصفات، لیکن اکثر وبیشتر توحید عبادت (الوہیت) میں شرک واقع ہوا کرتا ہے۔

اللہ کے بندو! اخلاص اور شرک کے معنی ومفہوم کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے، جو شخص اسے سمجھ لے اس کے لیے لوگوں کی تخلیق کے مقصد اساسی کو سمجھنا آسان ہوجائےگا۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے

مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ شرک کی قباحت چھ ناحیوں سے واضح ہوتی ہے:

پہلا ناحیہ: وہ **سب سے بڑا گناہ ہے جس کے ذریعہ اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے**، کیوں کہ اس سے حقوق اللہ کی پامالی ہوتی ہے، جیسے عبادت، عاجزی وانکساری، خشوع و خضوع ، اور اللہ پاک کی تعظیم میں کمی کرنا اس کے تعلق سے بدگمانی کرنے کی دلیل ہے، جوکہ سب سے بڑا گناہ ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(ومن يشرك بالله فقد افترى إثما **عظيما**)

ترجمہ: اور جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک مقرر کرے اس نے بہت بڑا گناہ اور بہتان باندھا۔

مزید فرمایا: (إن الشرك لظلم **عظيم**).

ترجمہ:بے شک شرک بڑا بھاری ظلم ہے۔

ابن مسعود سے مروی ہے کہ : میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! **سب سے بڑا** گناہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرو جب کہ اسی نے تم کو پیدا کیا [1]۔

دوسرا ناحیہ: شرک **تمام اعمال کو غارت کردیتا ہے**، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(ولو أشركوا **لحبط** عنهم ما كانوا يعملون)

ترجمہ: اور اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہوجاتے۔

اور اللہ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: (ولقد أوحي إليك وإلى الذين من قبلك لئن أشركت **ليحبطن** عملك ولتكونن من الخاسرين * بل الله فاعبد وكن من الشاكرين).

---

(1) صحیح بخاری (۶۸۱۱) اور صحیح مسلم (۸۶)

ترجمہ: یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہوجائے گا *بلکہ تو اللہ ہی کی عبادت کر اور شکر کرنے والوں میں سے ہو جا۔

تیسرا ناحیہ: **جو شخص شرک کی حالت میں مرتا ہے، اللہ اس کی مغفرت نہیں کرتا، اور شرک کرنے والا ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہے گا**، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:(إن الله **لا يغفر أن يشرك به** ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء ومن يشرك بالله فقد ضل ضلالا بعيدا)

ترجمہ: اسے اللہ تعالیٰ قطعاً نہ بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک مقرر کیا جائے، ہاں شرک کے علاوہ گناہ جس کے چاہے معاف فرما دیتا ہے اور اللہ کے ساتھ شریک کرنے والا بہت دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

نیزفرمان باری تعالی ہے:(إنه من يشـــرك بالله فقد **حرم الله عليه الجنة ومأواه النار** وما للظالمين من أنصار).

ترجمہ: یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔

چوتھا ناحیہ: اللہ تعالی نے قرآن مجید میں شـــرک کی بڑی مذمت بیان کی ہے، اس سے منع کیا ہے، مشرکوں کی قباحت ذکر کی ہے، اور آخرت میں ان کا برا ٹھکانہ بیان کیا ہے۔ قرآن میں شـرک اور اس کے مشـتقات کا ذکر سو (١٠٠) سے زائد مرتبہ آیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی بہت سی احادیث مطہرہ میں شرک سے ہوشیار وخبردار کیا ہے[1]۔

پانچواں ناحیہ: **انبیائے کرام اور ان کے متبعین شـرک سے خائف تھے اور اس میں واقع ہونے سے ڈرتے تھے**، اس کی مثال ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا ہے:(واجنبني وبني أن نعبد **الأصنام**).

ترجمہ: اور مجھے اور میری اولاد کو بت پرستی سے پناہ دے۔

([1]) دیکھیں: "المعجم المفہرس لألفاظ القرآن الكريم" مادة: شَرَک

چھٹا ناحیہ: علمائے اســـلام کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ کی عبادت میں شرک کرنا ایسا عمل ہے جو انسان کو ملت اسلام سے خارج کردیتا ہے۔ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جو شـخص فرشـتوں اور نبیوں کو واسطہ بناکر انہیں پکارے، ان پر توکل کرے اور ان سے حصول منفعت او ردفع مضرت کی دعا کرے، مثلا ان سے گناہ کی معافی، دلوں کی ہدایت، مشـکل کشـائی اور حاجت روائی کی دعا کرے تو وہ بالاجماع کافر ہے[1]۔

خطبہ کا خاتمہ:

اللہ کے بندو! توحید اور اس کی ضد (شـرک) کو سـمجھنے اور شـرک اور اس میں واقع ہونے ســے متنبہ کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے، اللہ تعالی تمام مســلمانوں کو زندگی بھر توحید پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کرے، کیوں کہ جو شخص شریعت پر قائم ودائم رہا اور توحید کی حالت میں وفات پایا تو وہ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

نیز آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَــلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَــلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشـــتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب ســـلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

---

(1) دیکھیں: "مجموع فتاوی ابن تیمیۃ" (١٢٤/١)

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

موضوع الخطبة : **الناقض الثاني** (من لم يُكَفِّر المشركين أو شك في كفرهم أو صحَّح دينهم)

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

دوسرا ناقض: (جو مشرکوں کو کافر نہ مانے، یا ان کے کفر میں شک کرے یا ان کے دین کو درست قرار دے)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ). (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا). (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اللہ پر ایمان لانا اور معبودان باطلہ کا انکار کرنا واجب ہے

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اوراس کی تعظیم بجالاؤ، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے گریز کرو، اور جان رکھو کہ جن امور پر آسمانی شریعتوں کا اتفاق ہے ان میں یہ بھی ہے کہ توحید کی بنیاد دو رکنوں پر ہے: پہلا رکن: غیر اللہ کی عبادت سے براءت ، جسے اللہ نے طاغوت کی عبادت سے متصف کیا ہے۔ دوسرا رکن: صرف ایک اللہ کی عبادت کا اقرار ، اور یہی توحید ہے، چنانچہ جو شخص مشرکوں کے دین سے براءت نہ کرے اس نے طاغوت سے براءت اور اس کا انکار نہیں کیا، اللہ تعالی کا فرما ن ہے: فمن **يكفر بالطاغوت** ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا ۔

اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے طاغوت کا انکار نہیں کیا اس نے مضبوط کڑے کو نہیں تھاماجوکہ دین اسلام ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کے دین سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: (إنني براء **مما تعبدون** * إلا الذي فطرني فإنه سيهدين * وجعلها كلمة في عقبه لعلهم يرجعون).

ترجمہ: میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو* بجز اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت بھی کرے گا۔اور (ابراہیم علیہ السلام) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی رہنے والی بات قائم کر گئے تاکہ لوگ (شرک سے) باز آتے رہیں۔

طارق بن اشیم الاشجعی رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جس نے "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ" کہا اور اللہ کے سوا جن کی بندگی کی جاتی ہے، ان (سب) کا انکار کیا تو اس کا مال و جان محفوظ ہو گیا اور اس کا حساب اللہ پر ہے[1]۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ: جس نے ان معبودوں کاانکار نہیں کیا جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جاتی ہے ، تو اس کا مال وجان محفوظ نہیں ، اور یہ صرف کافر کے حق ہی میں ہوتا ہے۔

کافروں کو کافر قرار نہ دینا نواقضِ اسلام میں سے ہے-اس کے اسباب کی وضاحت

اللہ کے بندو! قرآن وحدیث کی مذکورہ وضاحت کی بنا پر معلوم ہوا کہ **جو شخص مشرکوں کو کافر نہ قرارد ے، یا ان کے کفر میں شک کرے ، یا ان کے مذہب کو درست گردانے،** تو اس نے کفر کیا اور نواقض اسلام میں سے ایک ناقض کا ارتکاب کیا۔

اللہ کے بندو! جو شخص باطل ادیان کے پیروکاروں کو کافر نہ قرارد ے تو وہ بھی حقیقت میں کافر ہی ہے ، مسلمان نہیں، **کیوں کہ اس نے اس شخص کی تکفیر نہیں کی جسے اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا ہے، اور اس نے نہ تو قرآن کی خبر کی تصدیق کی** اور نہ حکم نبوی کی تعمیل کی ، اور جو انسان اللہ اور اس کے رسول کی خبر کی تصدیق نہ کرے وہ کافر ہے ، اللہ کی پناہ۔

نیز یہ کہ جو شخص مشرکوں کو کافر نہ قرار دے، **اس کے نزدیک ایمان اور کفر برابر ہوتے ہیں،** ان دونوں میں تفریق باقی نہیں رہتی، اس لیے وہ کافر ہے[2]۔

اللہ کے بندو! جو شخص کافر کو کافر نہیں مانتا **در اصل وہ اسلام اور کفر میں فرق نہیں جانتا،** جب کہ دین کا یہ ایسا حکم ہے جو سب کو معلوم ہے، قرآن کریم میں بے شمار

---

(1) صحیح مسلم (٢٣)
(2) یہ شیخ صالح الفوزان کا قول ہے جو انہوں نے اپنی کتاب: "شرح نواقض الإسلام" ص٧٩ میں ذکر کیا ہے۔

مقامات پر کفر کی نکیر کی گئی ہے او ردنیا وآخرت میں کافروں کو ملنے والی سزاؤں کا ذکر کیا گیا ہے، اور جو شخص کافر کو کافر نہ مانے وہ اس بات کا مستحق نہیں کہ مسلمان کہلائے، یہاں تک کہ اسلام اور کفر کا فرق جان جائےاور اپنے دل اور زبان سے کلی طور پر کفر سے براءت کا اظہار کرے۔

- نیز یہ کہ جو انسان اس شخص کو کافر نہ گردانے جسے اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا ہے تو **اس نے اللہ کے حرام کردہ شرک کو حلال قرار دیا**، بایں طور کہ جو شخص مشرک ہے، اسے کافر نہیں مانا، اور یہ اللہ کے حکم شرعی کی خلاف ورزی ، بلکہ اس میں اللہ سے نزاع کرنا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: ﴿قل تعالوا أتل ما حرم ربكم عليكم **ألا تشركوا به شيئا**﴾ الآية.

ترجمہ: آپ کہیے کہ آؤ میں تم کووہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرمادیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ۔

ابن سعدی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: (ہر وہ شخص جس کی شریعت نے تکفیر کی ہے، اس کی تکفیر کرنا واجب ہے، اور جو شخص اسے کافر نہ مانے جسے اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا ہے،تو وہ اللہ اوراس کے رسول کو جھٹلانے والا ہے، یہ اس وقت جب اس کے نزدیک شرعی دلیل سے اس کا کفر ثابت ہوجائے)[1]۔

شیخ عبد العزیز بن باز رحمہ اللہ فرماتے ہیں: (جو شخص کافر کو کافر نہ مانے وہ بھی اسی کی طرح ہے، بشرطیکہ اس پر حجت قائم کی جائے اور اس کے سامنے دلیل بیان کی جائے، پھر بھی وہ اسے کافر نہ ماننے پر مصر رہے، مثلاً وہ شخص جو یہود یا نصاری یا کمیونسٹوں کو یا ان جیسے دیگر ایسے کافروں کو کافر نہ مانے جن کا کفر ادنی علم وبصیرت والے کے لیے بھی مشتبہ نہیں ہے)[2]۔

شیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں: (جو شخص مشرکوں کو کافر نہ مانے وہ ان کی طرح ہی کافر او رمرتد ہے، کیوں کہ اس کے نزدیک اسلام اور کفر یکساں ہیں، وہ ان دونوں میں تفریق نہیں کرتا ، اس لیے وہ کافر ہے)[3]۔

طاغوت (معبودان باطلہ) کا انکار کرنے کی اہمیت

اللہ کے بندو! چوں کہ طاغوت کا انکار کرنا بڑی اہمیت کا حامل ہے، اس لیے اللہ پر ایمان لانے سے پہلے طاغوت کے انکار کا ذکر آیا ہے، تاکہ بندہ کے اندر مضبوط کڑے کو

---

(1) الفتاوى السعدية: ٩٨
(2) "مجموع فتاوى ومقالات متنوعة" (٤١٨/٧)، دار القاسم - رياض
(3) "شرح نواقض الإسلام" ص٧٩

تھامنے کا عمل مکمل ہوسکے، یہ اللہ کے اس فرمان میں ہے: {فمن **يكفر بالطاغوت** ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها}

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا، جو کبھی نہ ٹوٹے گا ۔

یہ تخلیہ کو تحلیہ پر مقدم کرنے کے قبیل سے ہے ۔ یعنی برائی سے پاک کرنا اور اچھائی سے مزین کرنا۔

طاغوت کا انکار پانچ امور سے بروئے عمل آتا ہے

اللہ کے بندو! ادیان باطلہ کا انکار پانچ امور کے ذریعہ کیا جاتا ہے، ان کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھنا، ان کی عبادت کو ترک کرنا، ان سے بغض رکھنا، **ان کے ماننے والوں کو کافر قرار دینا،** اور ان سے دشمنی رکھنا، یہ سارے شروط اللہ تعالی کے اس فرمان سے ماخوذ ہیں: ﴿لقد كان لكم أسوة حسنة في إبراهيم والذين آمنوا معه إذ قالوا لقومهم إنا برءاء منكم ومما تعبدون من دون الله كفرنا بكم وبدا بيننا وبينكم العداوة والبغضاء أبدا حتى تؤمنوا بالله وحده﴾.

ترجمہ: (مسلمانو!) تمہارے لیے حضرت ابراہیم میں اور ان کے ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جبکہ ان سب نے اپنی قوم سے برملا کہہ دیا کہ ہم تم سے اور جن جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو ان سب سے بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارے (عقائد کے) منکر ہیں جب تک تم اللہ کی وحدانیت پر ایمان نہ لاؤ ہم میں تم میں ہمیشہ کے لیے بغض وعداوت ظاہر ہوگئی۔

یہ آیت تین چیزوں پر دلالت کرتی ہے: کافروں سے براءت کا اظہار، ان کے عمل -شرک کے ارتکاب- سے براءت کااظہار، اور ان سے بغض وعداوت کا اظہار۔

رہی بات ان کے معبودوں کی پرستش کے باطل ہونے کا عقیدہ رکھنا تو یہ اس آیت کریمہ سے ظاہر وعیاں ہے، کیوں کہ اگر اس کے باطل ہونے کا عقیدہ نہ ہو تو یہ تینوں چیزیں بروئے عمل نہیں آسکتیں۔

رہی بات ان کے معبودوں کی عبادت ترک کرنے اور ان سے قطع تعلق کرنے کی تو یہ اس آیت سے ماخوذ ہے جس میں ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: ﴿**وأعتزلكم** وما تدعون من دون الله وأدعوا ربي عسى ألا أكون بدعاء ربي شقيا﴾.

ترجمہ: میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔ صرف اپنے پروردگار کو پکارتا رہوں گا، مجھے یقین ہے کہ میں اپنے پروردگار سے دعا مانگ کر محروم نہ رہوں گا۔

کفر سے براءت کااظہار تمام اعضاء وجوارح سے ہوتا ہے

مذکورہ آیتوں میں ایک لطیف نکتہ مضمر ہے، وہ یہ کہ کفر سے براءت کا اظہار دل، زبان اور اعضـاء وجوارح سے ہوتا ہے، **دل سے براءت کا اظہار** ان سے بغض اور ان کے کفر کا عقیدہ رکھ کر ہوتا ہے، جیسا کہ اس آیت میں ہے: ﴿کفرنا بکم ﴾.

زبان سے براءت کا اظہار ابراہیم علیہ السلام کی اس صـراحت ووضـاحت میں ہے جو انہوں نے اپنی قوم کے سامنے کی : ﴿کفرنا بکم ﴾.

اور اعضـاء وجوارح سے براءت کا اظہار ان کے اس قول میں ہے کہ: ﴿**وأعتزلكم** وما تدعون من دون الله﴾.

ترجمہ: میں تو تمہیں بھی اور جن جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سـوا پکارتے ہو انہیں بھی سب کو چھوڑ رہا ہوں۔

براءت کا اظہار ہر قسم کے کفر سے کیا جائے گا، نہ کہ صرف عبادت میں شرک سے براءت کی جائے گی

اللہ کے بندو! **براءت کا اظہار صـرف اللہ کی عبادت میں شـرک سے براءت کرنے میں محصور نہیں ہے، بلکہ شرک وکفر کی تمام قسموں کو شامل ہے**، جیسے اللہ کو نقائص سے متصف کرنا، یا دین کامذاق اڑانا، یا صحابہ کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنانا، یا امہات المؤمنین پر کیچڑ اچھالنا، یا یہ گمان رکھنا کہ جبرئیل نے رسـالت میں خیانت کی ، یا نصـرانیت، یہودیت اور بودھ مذہب کو درست قرار دینا، یا اس طرح کی ایسی کفریات کا ارتکاب کرنا جن کے مرتکبین کے کافر ہونے پر اجماع ہے۔

اللہ کے بندو! اس مقدمہ سے توحید اور اس کی ضـد سے واقفیت کی اہمیت اجاگر ہوگئی، توحید کے باب میں آپسی محبت وتعلق کا معنی واضـح ہوگیا، اس کی ضد سے براءت کا مفہوم آشـکار ہوگیا، اس کی واقفیت سے دل راہ ہدایت پر قائم اور گامزن رہتا ہے، کیوں کہ ضد کے ذریعہ ہی ضد کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے، جیسا کہ شاعر نے کہا :

فالضِّد يظهر حسنه الضد   وبضِدها تتبين الأشياء

یعنی: ضد کاحسن اس کی ضد سے ہی آشـکا ر ہوتا ہے اور چیزیں اپنی ضد سے ہی واضح ہوتی ہیں۔

چنانچہ جو شخص شرک سے نا آشنا ہووہ توحید سے بھی نا آشنا رہتا ہے، اور جس نے شرک سے براءت کا اظہار نہیں کیا اس نے توحید کو بروئے عمل نہیں لایا۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سـے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ

سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور جان رکھو **کہ جو شخص مشرکوں کے کافر ہونے میں شک کرتا ہے ، وہ بھی ان کے ہی طرح ہے**، چنانچہ مثال کے طور پر جو شخص یہ کہے: (مجھے نہیں پتہ، یہودی کافر ہیں یا نہیں) ، یہ کیا ہے: (مجھے نہیں پتہ، نصاری کافر ہیں یا نہیں) ، یا یہ کہے: (مجھے نہیں معلوم کہ غیر اللہ کو پکارنے والا مسلمان ہے یا نہیں) یا یہ کہے: (مجھے نہیں معلوم کہ فرعون کافر ہے یا نہیں) تو ایسا کہنے والا شخص بھی کافر ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اس بات میں متردد ہے **کہ کفر بذات خود حق ہے یا باطل ہے**۔لہذا وہ کفر کے بطلان کا یقینی بیان نہیں دیتا، اور نہ طاغوت کاانکار کرتا ہے، جب کہ اللہ نے اس مسئلہ کو قرآن میں فیصلہ کن طریقہ سے بیان کردیا ہے، اور یہ واضح کردیا ہے کہ کفر باطل ہے، اب جو شخص اس وضاحت کے باوجود شک کرے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ قرآن میں موجود حکم الہی پر اس کا ایمان نہیں ہے۔ نیز یہ کہ شک کرنے والا دین اسلام سے حقیقی طور پر ناآشنا ہے، اگر وہ دین اسلام سے واقف ہوتا تو اس کے سامنے اسلام کی ضد یعنی کفر واضح ہوتا، اور جو شخص دین اسلام سے واقف نہ ہو اس پر مسلمان ہونے کا حکم کیسے لگایا جا سکتا ہے؟!

شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب[1] رحمہم اللہ جمیعا اپنی کتاب: "أوثق عرى الإيمان "میں فرماتےہیں:

اگر وہ ان کے کفر کے بارے میں شک کرے یا ان کے کفر سے نا آشنا ہو ، تو اس کےسامنے قرآن وسنت کے وہ دلائل بیان کیے جائیں گےجن سے ان کا کفر واضح ہوتا ہے، اس کے بعد بھی اگر شک کرے یا تردد کرے تو وہ کافر ہے کیوں کہ علمائے کرام کا اجماع ہے کہ جو شخص کافر کے کفر میں شک کرے تو وہ بھی کافر ہے۔[2]

جو شخص کافروں کے مذہب اور ان کے دین کودرست قرار دے ، اس کا حکم

---

(1) شیخ سلیمان نجد کے کبار علماء میں شمار کیے جاتے ہیں، ان کی ولادت سنہ ۱۲۰۰ھ میں ہوئی، انہوں نے مختلف مشائخ سے شرف تلمذ حاصل کیا، ان کو کتب ستہ میں اجازہ حاصل تھا، انہوں نے درس وتدریس اور قضاء کا فریضہ انجام دیا، ان کی وفات جوانی کے عالم میں سنہ ۱۲۳۴ھ کواذن الہی سے شہادت کی شکل میں ہوئی، ان کی بہت سی تالیفات ہیں، ان کی مشہور ترین کتابوں میں "تیسیر العزیز الحمید" ہے، تین صدیوں سے علماء اور طلاب علم اب تک مستفید ہورہے ہیں، توحید عبادت کے باب میں وہ سند مانے جاتے ہیں، ان کے بعد آنے والے سارے لوگ ان سے استفادہ کرتے آطلبہ اس سے استفادہ کرتے آئے ہیں، اللہ ان پر اپنی کشادہ رحمت برسائے۔

(2) ص: ۱۳۵، ماخوذ از: مجموع رسائل الشیخ، ترتیب: ڈاکٹر ولید بن الرحمن آل فریان حفظہ اللہ، ناشر: دار عالم الفوائد

اللہ کے بندو! جو شخص کافروں کے مذہب اور دین کو درست قرار دے، تو وہ اس شخص سے بھی زیادہ گمراہ ہے جو ان کے دین کے باطل ہونے پر شک کرتا ہے، اس کا کفر شک کرنے والے کے کفر سے زیادہ بڑا ہے، کیوں کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ دین اسلام کو غلط قرار دیتا ہے جس نے کافروں کے دین کو باطل قرار دیا ہے، وہ کفر کا دفاع کرتا ہے، اس کی دعوت دیتا اور اس کی نصرت ومدد کرتا ہے، بلکہ کفر کی نشر واشاعت کے لیے میدان ہموار کرتا ہے، اللہ کی پناہ، مثلاً وہ شخص جو دین اسلام کے منافی عقائد میں سے کسی عقیدہ کو درست سمجھے، جیسے یہودیت، یا نصرانیت، یا سوشلزم، یا سیکولزم جیسے کافرانہ فرقوں کو درست سمجھے، یا بزعم خویش تینوں ادیان کے درمیان وحدت کی دعوت دے، یعنی یہودیت ،نصرانیت اور اسلام کے درمیان، اور ان ادیان کو ابراہیمی ادیان سے موسوم کرے، اور باطل کلام کے ذریعہ لوگوں کو شک وشبہ میں مبتلا کرے اور کہے کہ یہو د ونصاری موسی اور عیسی کے پیروکار ہیں، یہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کرنا ہے، کیوں کہ اللہ نے دین اسلام کے ذریعہ تمام ادیان کو منسوخ کردیا، اور اگر موسی اور عیسی بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی دین اسلام کی پیروی کرتے، یہ اس وقت کی بات ہے جب وہ صحیح دین پر قائم ہوتے، لیکن اب حالت یہ ہے کہ ان کے لائے ہوئے دین میں تحریف ہوچکی ہے اور وہ اپنی درست حالت سے یکسر بدل چکے ہیں، چنانچہ تورات کے ضائع ہونے کے بعد موسی کے دین میں تحریف آگئی، او ر (یہودیوں نے) عزیر کی پرستش شروع کردی، اور کہنے لگے: وہ اللہ کے بیٹا ہیں؟ مسیح کو جب آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تو ا ن کے دین میں بھی تحریف آگئی اور ان کے پیروکار صلیب کی پرستش کرنے لگے، اور کہنے لگے کہ وہ اللہ کے بیٹا ہیں، اور اللہ تین معبودوں میں سے ایک ہے، کیا اس کے بعد بھی یہ کہنا درست ہوگا کہ یہودیت اور نصرانیت درست ادیان ہیں، جن کے ذریعہ اللہ کی عبادت کرنا لوگوں کے لیے جائز ہے؟!

ہر گز نہیں ، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

(يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَعْفُو عَن كَثِيرٍ قَدْ جَاءَكُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ)

ترجمہ: اے اہل کتاب! یقیناً تمہارے پاس ہمارا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) آ چکا جو تمہارے سامنے کتاب اللہ کی بکثرت ایسی باتیں ظاہر کر رہا ہے جنہیں تم چھپا رہے تھے اور بہت سی باتوں سے درگزر کرتا ہے، تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آ چکی ہے۔

نیز فرمایا: (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلَىٰ فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ أَن تَقُولُوا مَا جَاءَنَا مِن بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدْ جَاءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ)

ترجمہ: اے اہل کتاب! بالیقین ہمارا رسول تمہارے پاس رسولوں کی آمد کے ایک وقفے کے بعد آ پہنچا ہے۔ جو تمہارے لئے صاف صاف بیان کر رہا ہے تاکہ تمہاری یہ بات نہ رہ

جائے کہ ہمارے پاس تو کوئی بھلائی، برائی سنانے والا آیا ہی نہیں، اب تو یقیناً خوشخبری سنانے والا اور آگاہ کرنے والا آ پہنچا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

اللہ تعالی مزید ارشاد فرماتا ہے: (ومن يبتغ غير الإسلام دينا فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين).

ترجمہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ جو شخص کافروں کے دین کو درست قرار دے جیسے یہودیت یا نصرانیت کو، تو وہ کافر ہے، اللہ کی پناہ[1]۔

روافض سے قریب ہونے کی دعوت مشرکوں کے دین کو بہتر سمجھنے میں داخل ہے

اللہ کی پناہ ، اسی کے مثل یہ بھی ہے کہ روافض سے قریب ہونی کی دعوت دی جائے، وہ روافض جن کے دین کی بنیاد ہی قبر پرستی ، آل بیت کی پرستش، سنت نبویہ کے انکار، صحابہ کی تکفیر، دو امینوں پر طعن وتشنیع ، یعنی فرشتوں کے امین جبریل اور امت کے امین محمد صلی اللہ علیہ وسلم ، قرآن پر طعن وتشنیع اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم پر طعن وتشنیع کرنے پر ہے، چنانچہ جو شخص ان سے قربت بڑھانے کی دعوت دے، اور ان کے دین کو خوبصورت بناکر پیش کرے تو وہ حقیقت میں ان سے بری نہیں ہے، اس لیے وہ بھی ان کی طرح ہی کافر ہے، کیوں کہ اس نے کفر اور نفاق کو درست سمجھا، گرچہ اسے قبول نہیں کیا، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

خطبہ کاخاتمہ:

اللہ کے بندو! توحید اور اس کی ضد کوسمجھنے اور شرک اور اس میں واقع ہونے سے متنبہ کرنے کے لیے اور یہ بیان کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے کہ مسلمان پر واجب ہے کہ مشرکوں کو کافر نہ ماننے یا ان کے کفر میں شک کرنے یا ان کے مذہب کو درست قرار دینے سے ہوشیار رہیں، کیوں کہ یہ تینوں اسلام کے نواقض میں سے ہیں، مسلمان پر واجب ہے کہ جس شخص کو اللہ اور اس کے رسول نے کافر قرار دیا ہے اس کے کفر پر یقین رکھے اور اس کے دل میں اس بابت کسی طرح کا تردد اور شک نہ داخل ہو۔

اللہ تعالی تمام لوگوں کو زندگی بھر توحید پر ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا کرے،کیوں کہ جو شخص شریعت پر قائم ودائم رہا اور توحید کی حالت میں وفات پایا تو وہ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوگا۔

نیز آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

---

(1) دیکھیں: "الإبطال لنظرية الخلط بين دين الإسلام وغيره من الأديان" تالیف: شیخ ابو بکر زید، رحمہ اللہ، "شرح نواقض الإسلام" ص٨١، تالیف: شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشـــتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

موضوع الخطبة : **الناقض الثالث**: (من اعتقد أن غير هدي النبي (صلى الله عليه وسلم) خير من هديه فقد كفر، وكذلك من اعتقد أن حكم غير الله خير من حكم الله، كالذين يفضلون حكم الطواغيت والقوانين الوضعية على حكم الله)

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

تیسرا ناقض: (جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا طریقہ آپ کے طریقہ سے بہتر ہے، تو اس نے کفر کیا، اسی طرح وہ شخص (بھی کا فر ہے جو) یہ عقیدہ رکھے کہ غیر اللہ کا حکم (فیصلہ) اللہ کے حکم (فیصلہ) سے بہتر ہے ، جیسے وہ لوگ جو طواغیت کے فیصلہ کو اور خود ساختہ قوانین کو اللہ کے فیصلہ پر فوقیت دیتے ہیں)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَه إلا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حمد وثنا کے بعد!

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل اور اکمل طریقہ ہے

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرواور اس کی تعظیم بجا لاؤ، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے گریز کرتے رہو، اور جان رکھو کہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینے سے اس بات پر ایمان لانا لازم آتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل اور اکمل طریقہ ہے، اس سے مراد وہ طریقہ اور منہج ہے جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عقیدہ، عبادات، معاملات ، اخلاقیات، قضاء وفیصلہ اور سیاست وغیرہ میں اختیار کیا، جس کا ذکر قرآن یا سنت نبویہ کے نصوص میں آیا ہے۔

اللہ کے بندو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہی سب سے افضل طریقہ ہے، کیوں کہ آپ نے یہ طریقہ اللہ عزیز وبرتر سے حاصل کیا، اور یہ منہج زندگی کے تمام شعبوں کو شامل ہے ، عبادات، اخلاقیات، سیاسیات، قضاء وفیصلہ، سماجی، تعلیمی وتربیتی وغیرہ تمام گوشے اس میں داخل ہیں۔

اس کی دلیل کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے بہتر طریقہ ہے، اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:(لقد كان لكم في رسول الله **أسوة حسنة**)

ترجمہ: یقینا تمہارے لیے رسول اللہ میں **عمدہ نمونہ** (موجود) ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطبہ میں فرمایا کرتے تھے: (سب سے سچی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے عمدہ طریقہ **محمد کا طریقہ** ہے)۔

عقیدہ کے باب میں سب سے عمدہ طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے

اللہ کے بندو! سیرت نبوی کا مطالعہ کرنے والے کو پتہ چل جاتا ہے کہ آپ کا طریقہ ومنہج ہی سب سے افضل منہج ہے، چنانچہ عقیدہ کے باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلامی عقیدہ جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا اور جس کی تعلیم دی وہ ان تمام ابواب اور مسائل کو محیط ہے جن کی اللہ پر ، اس کے فرشتوں، کتابوں ، رسولوں، آخرت کے دن اور تقدیر کے خیر وشر پر ایمان لانے کے باب میں انسان کو ضرورت پڑتی ہے، یہ عقیدہ سابقہ انبیائے کرام کے عقائد میں عقل صحیح کے مطابق جدت لاتا ہے اور افراط وتفریط سے روکتا ہے۔

عبادت کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے

عبادات کے باب میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے، اس میں نہ کوئی افراط ہے نہ کوئی تفریط ، نہ رہبانیت ہے اور نہ سستی وکاہلی، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: بےشک دین اسلام بہت آسان ہے۔ اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آ جائے

گا، اس لیے میانہ روی اختیار کرو اور (اعتدال کے ساتھ) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ[1]۔

آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا جو عبادت میں اپنے نفس کو تھکادینا چاہتے تھے: (تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے)[2]۔ اور جب کسی صحابی نے کہا کہ وہ گوشت نہیں کھائیں گے، کسی نے کہا کہ: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کروں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا: میں روزہ رکھوں گا اورافطار نہیں کروں گا، چوتھے نے کہا: میں رات بھر قیام کروں گا ، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے عرض کیا: لیکن میں روزے رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں، اس کے علاوہ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں، جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں ہے[3]۔

اخلاقیات کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے

اخلاقیات کے باب میں ہم دیکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے کامل اخلاق ہے، اس میں کوئی تعجب کی بات بھی نہیں، کیوں کہ جس نے آپ کی تربیت وتعلیم کا فریضہ انجام دیا وہ اللہ تعالی ہے، اور اللہ نے ہی آپ کے حسن اخلاق کی گواہی بھی دی، اللہ نے آپ سے فرمایا: (وإنك لعلى **خلق عظيم**).

ترجمہ: اور بے شک تو بہت بڑے (عمدہ) اخلاق پر ہے۔

اہل خانہ، صحابہ کرام اور پڑوسیوں کے تئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اخلاق وبرتاؤ تھا، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہمیشہ مسکراتے چہرے کے ساتھ ملتے تھے، عفوودرگزر سے کام لیتے، یہاں تک

---

(1) اس حدیث کو بخاری (٣٩) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
(2) اس حدیث کو احمد (٦/٢٦٨) وغیرہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور "المسند" (٢٦٤٠٨) کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے، اس حدیث کی اصل صحیحین میں ابو جحیفۃ رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے مروی ہے۔
(3) اس حدیث کو بخاری (٥٠٦٣) اور مسلم (١٤٠١) نے تقریبا مذکورہ الفاظ میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

کہ آپ نے اس یہوی عورت کو بھی معاف کردیا جس نے آپ کے کھانے میں زہر ملادیا اور اس کا اثر آپ نے اپنی وفات تک محسوس کیا،آپ لوگوں کے تئیں مشفق ومہربان تھے، یہاں تک کہ جنگ وجدال اور معرکہ جہاد میں دشمنوں کے ساتھ بھی شفقت سے پیش آتے، چنانچہ ایسے شخص کو قتل کرنے سے آپ منع کرتے جو جنگ میں شریک نہ ہو، جیسے بوڑھے، عورتیں اور بچے، مال لوٹنے سے روکتے، غلول (خیانت) سے منع کرتے، یعنی مال غنیمت کی تقسیم سے قبل کچھ لینے سے منع کرتے ، اور حکم الٰہی کے مطابق آپ مال غنیمت تقسیم کیا کرتے تھے، مقتول کا مثلہ کرنے سے منع فرماتے، یعنی مردہ حالت میں اس کی شکل وشباہت بگاڑنے اور اس سے انتقام لینے سے منع فرماتے، عہد شکنی اور غداری سے روکتے ، اور بغیر کسی عوض کے قیدیوں کو رہا کردیتے ، ان میں سے کچھ کو بطور انتقام قتل کردیتے ، کچھ کو فدیہ کے عوض رہا کردیتے اور کچھ کو مسلمان قیدیوں کی رہائی کے بدلے میں رہا کردیتے ، یہ سب آپ مصلحت کے حساب سے کیاکرتے تھے۔

اللہ کے بندو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن اخلاق کا تذکرہ توریت اور انجیل میں بھی آیا ہے، چنانچہ عطاء بن یسار کا بیان ہے: میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے ملااور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت تورات میں ہے، مجھے اس سے مطلع کیجئے۔ انھوں نے فرمایا: "اللہ کی قسم!آپ کی بعض صفات تورات میں وہی ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ (اے نبی ﷺ ! یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا، ڈرانے والا بنا کر بھیجا) اور ٔأُمِّيِّينَ[1] کی نگہبانی کرنے والا بناکر مبعوث کیا ہے۔ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے، نہ تو بد خلق ہے اور نہ سنگ دل، نہ تو بازاروں میں شوروشغب کرنے والا ہے اور نہ برائی کا بدلہ برائی ہی سے دیتا ہے بلکہ درگزر اور مہربانی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک ہر گز موت سے دوچار نہیں کرے گا جب تک کہ اس کے ذریعے سے ایک کج رو(ٹیڑھی)قوم کو سیدھا نہ کردے بایں طور کہ وہ لاإله إلا الله کہنے لگیں اور اس کے ذریعے سے

---

(1) یعنی عربوں کی نگہبانی کرنے والا، عربوں کو اُمِّی اس لیے کہتے ہیں کہ ان کے زمانے میں لکھنے پڑھنے کا رواج بہت کم تھا۔ دیکھیں: النهاية لابن الاثير

نابینے بینے ہو جائیں اور بہرےکان کھول دیے جائیں اور بستہ دل آگا ہ کیے جائیں[1]۔

معاملات کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے

تجارتی معاملات میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاطریقہ ہر قسم کے معاملات کو شامل اور محیط ہے، جیسے بیع وشراء، اجرت ، وکالت اور ادھار لین دین وغیرہ ۔اسی طرح آپ کی سیرت طیبہ بیع وشرا کی ان تمام قسموں کی وضاحت میں بھی کامل ہے جو معیشت اور اقتصاد کے لیے ضرر رساں ہیں، جیسے سود، فریب اور رشوت وغیرہ ، ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "زاد المعاد" میں تقریبا اسی(۸۰) صفحات پر محیط مختلف ابواب قائم کیے ہیں جن میں بیع وشرا سے متعلق نبوی طریقہ بیان کیا ہے۔

سیاست کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے

سیاست کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کاطریقہ سب سے اکمل طریقہ ہے، خاص اور امانت دار لوگوں سے آپ دینی امور میں مشورہ لیا کرتے تھے، بسا اوقات اپنی بیویوں سے بھی مشورہ طلب کرتے، جس طرح آپ نے بدر، خندق اور حدیبیہ وغیرہ کے موقع سے کیا، اس سے آپ کو درست رائے جاننے میں مدد ملتی اور فتح ونصرت سے ہمکنار ہوتے، آپ کافروں کے ساتھ صلح وآشتی کا معاہدہ طے کرتے، ان کے سفیرو ں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتے، جو کافر آپ کے پاس آتا آپ اسے امان عطا کرتے یہاں تک کہ وہ اپنی پناہ گاہ کی طرف لوٹ جاتا ، ان کے ساتھ جو پختہ عہد وپیمان کرتے اسے پورا کرتے، آپ عہد شکنی اور خیانت سے اپنی کامل براءت میں شہرت رکھتے تھے، اگرچہ کفار خیانت کیوں نہ کردیں (پھر بھی آپ ایسا نہیں کرتے)، جنگ کے میدانوں میں ظلم کرنے والوں کو در گزر کردیتے، جب مکہ فتح ہوا اور آپ کو وہاں کے باشندوں پر غلبہ حاصل ہوا اور قوت وسرداری آپ کے ہاتھ میں آگئی، تو آپ نے تمام لوگوں کو معافی کا پروانہ عطا کردیا، جب کہ یہی وہ لوگ تھے جنہوں نے آپ سے جنگ کیا اور آپ کو

---

(1) اس حدیث کو بخاری (۲۱۲۵) نے روایت کیا ہے۔

مکہ سے نکال باہر کیا، آپ کے ساتھ اور آپ کے صحابہ کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا، لیکن آپ نے ان سب کو معاف کردیا، حالاں کہ آپ ان سے انتقام لینا چاہتے تو بہ آسانی لے سکتے تھے، آپ پر نہ کوئی ملامت ہوتی اور نہ آپ کا کوئی مؤاخذہ۔

فیصلہ اور قضاء کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے

فیصلہ اور قضا کے باب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے زیادہ منصفانہ اور کامل ترین طریقہ ہے، ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "زاد المعاد فی ھدي خير العباد" میں تقریبا پانچ سو (۵۰۰) صفحات پر محیط مختلف ابواب قائم کیے ہیں جن میں قضا سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ومنہج بیان کیا ہے۔

طب ومعالجہ کے باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل طریقہ ہے

طب ومعالجہ کے باب میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے کامل اور شامل طریقہ ہے، ابن القیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب "زاد المعاد" میں تقریبا چار سو (۴۰۰) صفحات کے اندر دِلی اور جسمانی علاج کانبوی طریقہ بیان کیا ہے۔

اللہ کے بندو! بہت سے دانشمند کافروں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کے بارے میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ سب سے عمدہ طریقہ ہے، ان میں سے بہت سے لوگوں نے اسلام قبول بھی کیا، کیوں کہ ان کو یقین ہوگیا کہ ایسا جامع ومانع منہج کوئی انسان اپنی جانب سے نہیں پیش کرسکتا، الا یہ کہ وہ نبی ہو جسے اپنے رب کی تائید ونصرت حاصل ہو۔

اللہ کے بندو! یہ وضاحت کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ومنہج ہی سب سے کامل اور عمدہ منہج ہے، جو شخص اسے سمجھ لے اس کے سامنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور آپ کے منہج کی پاسداری کا دروازہ کھل جائے گا۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی

یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منہج وطریقہ ہر زمان ومکان کے لیے موزوں اور مناسب ہے

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہر زمان ومکان کے لیےموزوں اور مناسب ہے، وہ ایک محکم نظام ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، کیوں کہ وہ اللہ عزیز وبرتر کی جانب سے نازل کردہ وحی پر مبنی ہے، وہ اللہ جو اپنے علم وحکمت اور رحمت میں کامل ہے، جو لوگوں کے لیے بھلائی کے ارادہ میں بھی کامل ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وحی کو لوگوں تک منتقل کیا،یہی اللہ کا سیدھا راستہ اور اس کا معتدل دین ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے لیے پسند فرمایا اور اس کے علاوہ کوئی دین اللہ کو پسند نہیں۔

جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا طریقہ نبوی طریقہ ومنہج سے افضل ہے تو وہ کافر ہے، یا یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ کے علاوہ کسی اور کا فیصلہ اور حکم اللہ کے فیصلہ اور حکم سے بہتر ہے تو وہ بھی کافر ہے، جیسے وہ لوگ جو طواغیت کے حکم اور خود ساختہ قوانین کو اللہ کے حکم پر ترجیح دیتے ہیں

سابقہ تفصیلات کے مطابق جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا طریقہ نبوی طریقہ ومنہج سے افضل ہے تو وہ کافر ہے، کیوں کہ ایسا شخص درحقیقت اللہ کی حکمت اور شریعت میں طعن وتشنیع کرتا ہے، مثلاً وہ شخص جو سیکولزم، لیبرلزم اور جمہوریت جیسے انسان کے وضع کردہ نظامہائے حیات کو اسلامی شریعت پر ترجیح دے، یا یہ عقیدہ رکھے کہ انسان کے وضع کردہ نظام وقوانین اسلامی

شریعت سے زیادہ افضل ہیں، یا یہ کہ اسلامی نظام بیسویں صدی میں نافذ ہونے کے قابل نہیں، یا یہ کہ اسلامی نظام مسلمانوں کی پسماندگی کا سبب ہے، یا اس نظام کو رب اور بندہ کے باہمی تعلق میں محصور کرکے زندگی کے دیگر شعبوں سے اسے خارج کردے، یا یہ رائے رکھے کہ چور کا ہاتھ کاٹنے یا شادی شدہ زانی کو سنگ سار کرنے جیسے احکام الہی عہد حاضر کے لیے موزوں اور مناسب نہیں ہیں، یا یہ عقیدہ رکھے کہ معاملات یا حدود وغیر ہ میں اسلامی شریعت کے علاوہ دیگر نظام کے ذریعہ فیصلہ کرنا جائز ہے، تو ایسا شخص کافر ہے، کیوں کہ وہ اس رائے کے ذریعہ مخلوق کے فیصلہ کو خالق کے فیصلہ پر برتری دیتا ہے اور جاہلیت کے فیصلہ سے راضی ہوتا ہے اور اس بات سے راضی ہوتاہے کہ طواغیت اور اس کا فیصلہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے افضل ہے، اور اللہ نے جس طرح اس کی نکیر اور تکفیر کرنے کاحکم دیا ہے، اس پر عمل نہیں کرتا: (فمن يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسك بالعروة الوثقى لا انفصام لها)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالی کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کرکے اللہ تعالی پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا ، جو کبھی نہ ٹوٹے گا ۔

نیز اس نے اس چیز کو مباح قرار دیتا ہے جسے اللہ نے اجماعی طور پر حرام قرار دیا ہے او رجو شخص اللہ کی حرام کردہ محرمات کو مباح ٹھہرائے وہ اللہ سے عداوت رکھنے والا اور بالاجماع کافر ہے[1]۔

اللہ کے بندو! جو شخص رسول کی اطاعت سے پہلو تہی کرے اور آپ کے فیصلہ سے منہ چرائے وہ منافق ہے مومن نہیں۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے: (وإذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم رأيت المنافقين **يصدون** عنك صدودا)

ترجمہ: ان سے جب بھی کہا جائے کہ اللہ تعالی کے نازل کردہ کلام کی اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف آؤ تو آپ دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ سے منہ پھیر کر رکے جاتے ہیں۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے یہ واضح کردیا کہ جو شخص رسول کی اطاعت سے پہلو تہی کرے اور آپ کے فیصلہ سے منہ چرائے تو وہ منافق ہے ، مومن نہیں۔ اور مومن وہ ہے جو کہے: (ہم نے سنا اور

---

(1) دیکھیں: (مجموع فتاوى مقالات متنوعة) (۱۳۲/۱) للشیخ ابن باز رحمہ اللہ

اطاعت کی) ، محض رسول کے فیصلہ سے منہ چرانے اور کسی اور کا فیصلہ طلب کرنے سے ایمان زائل ہوجاتا اورمنافقت ثابت ہوجاتی ہے[1]۔

خطبہ کا خاتمہ:

نیز آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

(1) الصارم المسلول، ص٣٨، تحقيق: محمد محى الدين عبد الحميد

موضوع الخطبة : (بغض شيء مما جاء به الرسول (صلى الله عليه وسلم)

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

چوتھا ناقض: (رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کے کسی حصہ سے بغض ونفرت رکھنا)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إلَه إلا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

دین سے محبت رکھنا ایمان کے لوازمات میں شامل ہے

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈریں اور اس کی تعظیم بجا لائیں، اس کی اطاعت کریں اور اس کی نافرمانی سے گریزاں رہیں، اور **جان رکھیں کہ لاالہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی سے** اللہ اور اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بھی لازم آتی ہےشہادتین کو صدق دلی سے بروئے عمل لانے کی یہ علامت ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (قل إن كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله).

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

اللہ کے بندو! دین اسلام سے سچی محبت رکھنے والے مومنین اس کی تعلیمات کی پیروی کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے، بلکہ اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام وفرامین پر عمل پیرا ہوتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

(إنما كان قول المؤمنين إذا دعوا إلى الله ورسوله ليحكم بينهم أن يقولوا **سمعنا وأطعنا** وأولئك هم المفلحون * ومن **يطع الله ورسوله** ويخش الله ويتقه فأولئك هم الفائزون).

ترجمہ: ایمان والوں کا قول تو یہ ہے کہ جب انہیں اس لئے بلایا جاتا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان میں فیصلہ کردے تو وہ کہتے ہیں کہ **ہم نے سنا اور مان لیا**۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں*جو بھی **اللہ تعالیٰ کی، اس کے رسول کی فرماں برداری کریں**، خوف الٰہی رکھیں اور اس کے عذابوں سے ڈرتے رہیں، وہی نجات پانے والے ہیں۔

اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں جو فیصلہ کردیا اور جس چیز کا حکم دیا ہے اس سے مومنوں کو اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہیں ہوتی ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:(فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم **لا يجدوا في أنفسهم حرجا** مما قضيت ويسلموا تسليما)

ترجمہ: قسم ہے تیرے پروردگار کی! یہ مومن نہیں ہو سکتے، جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں، پھر جو فیصلے آپ ان میں کر دیں ان سے اپنے دل میں اور کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کر لیں۔

مومنین وہ ہیں جو ظاہری طور اپنے اعضاء وجوارح سے اور باطنی طو رپر اپنے دل سے شریعت کی پاسداری وتابعداری کرتے ہیں، بایں طور کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے اپنی رضا مندی ظاہر کرتے ہیں۔

عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اس شخص نے ایمان کا مزہ چکھ لیا جو اللہ کے رب، اسلام کے دین اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر (دل سے) راضی ہو گیا[1]۔

انسان پر واجب ہے کہ شریعت مطہرہ کے لیے اپنے دل میں کشادگی اور انشراح رکھے، اس سے راضی ہو اور محبت کرے، کیوں کہ وہ اس پالنہار کی طرف سے ہے جو اپنی

(1) اس حدیث کو مسلم (٣٤) نے روایت کیا ہے۔

شریعت میں حکیم ہے، اپنی مخلوق کے مفادات سے باخبر ہے ، ان پر مہربان اور مشفق ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(ألا يعلم من خلق وهو اللطيف الخبير).

ترجمہ: کیا وہی نہ جانے جس نے پیدا کیا؟ پھر وہ باریک بین اور باخبر بھی ہو۔

دین کی محبت حاصل کرنے کے اسباب وعوامل

اللہ کے بندو! جن امور سے دل میں دین کی محبت پیدا ہوتی ہے، ان میں یہ معرفت وآگہی بھی شامل ہے کہ اللہ نے اس دین کو مشروع قرار دیا ، وہ اپنے بندوں کے مفادات سے باخبر ہے، جن اوامر کا حکم دیتا ہے ، ان میں وہ حکیم اور اپنے بندوں پر مہربان ہے۔

دین کی محبت حاصل کرنے کا ایک سبب اس کی ان خصوصیات سے واقفیت ہے جن کے ذریعہ سابقہ ادیان سے یہ دین ممتاز ہے، جن کی تعداد چالیسے سے زائد ہے[1]۔

دین کی محبت حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ جاننا بھی ہے کہ جو شخص اس دین سے محبت رکھتا اور اس پر عمل کرتا ہے ، وہ نجات سے سرفراز ہوگا اور جو شخص اس سے اعراض کرتا ہے ، وہ ہلاک وبرباد ہوگا۔

دین کی محبت حاصل کرنے کا ایک سبب یہ ہے کہ اس دین کو قبول کرنے والے بہت سے غیر مسلموں کے احوال پر غور کیا جائے جو اپنے علمی معیار، رنگ ونسل، ملک وطن اور دین ومذہب میں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں، یہاں تک کہ سوشل میڈیا کے اس زمانے میں- دین اسلام ہی وہ دین ہے جس کی طرف لوگ سب سے زیادہ منتقل ہورہے ہیں اور اسے اپنا رہے ہیں۔

اللہ کے بندو! دین کی محبت حاصل کرنے کا ایک سبب یہ ہے کہ اس کی عمدہ تعلیمات سے انسان آشنا ہو جو خیر وبھلائی کی دعوت دیتی ہیں، یہ شریعت ہر اس چیز کی دعوت دیتی ہے جس کی بہتری اور عمدگی پر درست عقل اور صحیح سالم فطرت دلالت کرتی ہے، اور ہر اس چیز سے روکتی ہے جس کی شناعت وقباحت پر صحیح عقل اور درست فطرت دلالت کرتی ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (ومن **أحسن** من الله **حكما** لقوم يوقنون)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے بہتر فیصلے اور حکم کرنے والا کون ہوسکتا ہے؟

نیز فرمان باری تعالی ہے: (إن الله يأمر بالعدل **والإحسان** وإيتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون)

---

(1) اللہ تعالی کی توفیق سے سلسلہ وار خطبہ بعنوان: "اسلامی شریعت کی امتیازی خصوصیات" دینے کا موقع ملا، یہ خطبات انٹرنٹ پر اسی عنوان سے منشور ہیں۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور بےحیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے، وہ خود تمہیں نصیحتیں کر رہا ہے کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

شیخ عبد الرحمن بن سعدی رحمہ اللہ رقم طراز ہیں: شریعت کی تعلیمات اچھے اور عمدہ اعمال، حسن اخلاق اور بندوں کے مفاد پر مبنی امور کا حکم دیتی ہیں، عدل وانصاف، فضل واحسان ، شفقت ومہربانی اور خیر وبھلائی پر آمادہ کرتی ہیں، ظلم وجور، فحاشی وعریانی او ربد اخلاقی سے منع کرتی ہیں، کمال وجلال کی ہر وہ خصلت جسے انبیاء ورسل نے ثابت کیا، اسے اسلامی شریعت نے بھی ثابت کیا ، اور دینی ودنیوی مصلحت پر مبنی جن احکام کی دعوت دیگر شریعتوں نے دی ، ان پر اسلام نے بھی آمادہ کیا، اور ہر فساد انگیز عمل سے اسلام نے روکا اور اس سے بچنے کا حکم دیا[1]۔

دین سے بغض ونفرت رکھنا نواقض اسلام میں سے ہے

اللہ کے بندو! ایمان کے منافی امور میں سے یہ بھی ہے کہ دین سے یا اس کے کسی حصہ سے بغض ونفرت رکھی جائے، خواہ یہ بغض ونفرت کسی عقیدہ سے متعلق ہو یا عبادات سے یا معاملات سے یا سلوکیات او راخلاق سے ، کیوں کہ اس سے بغض رکھنے سے اسے نازل کرنے والے سے بغض رکھنا لازم آتا ہے جوکہ اللہ تعالی ہے، یا اسے نقل کرنے والے سے بغض رکھنا لازم آتا ہے جوکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یا یہ اعتقاد رکھے کہ یہ تعلیمات حق پر مبنی نہیں ہیں، یا یہ عقیدہ رکھے کہ دین میں سعادت وکامرانی نہیں ہے، یہ سب کے سب اللہ کی حکمت، اس کے افعال اور اقوال میں طعن وتشنیع کرنے کے مظاہرہیں۔نیز یہ کہ دین سے بغض ونفرت اسلام اور ایمان کی حقیقت کے منافی ہے، جس کا مطلب ہوتا ہے اللہ عزوجل کے سامنے توحید کے ذریعہ خود سپردگی کرنا، اطاعت کے ذریعہ اس کی تابعداری کرنا اور اس کی مقرر کردہ شریعت پر راضی ہونا۔

دین سے بغض ونفرت رکھنا کافروں اور منافقوں کی صفت ہے

اللہ کے بندو! حق سے بغض ونفرت رکھنا کافروں اور منافقوں کی صفت ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے: والذين كفروا فتعسا لهم وأضل أعمالهم * ذلك بأنهم **كرهوا ما أنزل الله** فأحبط أعمالهم)

ترجمہ: ور جو لوگ کافر ہوئے انہیں ہلاکی ہو اللہ ان کے اعمال غارت کردے گا *یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نازل کردہ چیز سے ناخوش ہوئے، پس اللہ تعالیٰ نے (بھی) ان کے اعمال ضائع کر دیئے۔

---

(1) معمولی تصرف کے ساتھ ماخوذ از: "الدرة المختصرة فی محاسن الدين الإسلامی" ص۱۵، ناشر: دار العاصمۃ، ریاض

نیز اللہ تعالی نے جہنمیوں کے تعلق سے فرمایا: (وقالوا یا مالك لیقضِ علینا ربك قال إنكم ماكثون * لقد جئناكم بالحق ولكن أكثركم **للحق كارهون**).

ترجمہ: اور پکار پکار کر کہیں گے کہ اے مالک! تیرا رب ہمارا کام ہی تمام کردے، وہ کہے گا کہ تمہیں تو (ہمیشہ) رہنا ہے*ہم تو تمہارے پاس حق لے آئے لیکن تم میں سے اکثر لوگ حق سے نفرت رکھنے والے تھے؟

اللہ کے بندو! شریعت سے بغض ونفرت اسی وقت ہوتی ہے جب پوری شریعت سے ، یا اس کے اکثر حصے سے ، یا اس کے کسی معمولی حصے سے انسان بغض رکھتا ہے، یہ سب نفاق اور کفر ہے، کیوں کہ شریعت کا مکمل حصہ ہو یا بعض حصہ، وہ سب اللہ کی جانب سے ہے۔

اللہ کے بندو! یہ وضاحت کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے کہ شریعت سے محبت رکھنا واجب ہے ، اس کی محبت اسے نازل کرنے والے کی محبت سے حاصل ہوتی ہے، جوکہ اللہ تعالی ہے، جو شخص اس مقدمہ کوسمجھ لے ، اس کے لیے عمل اور سیرت نبوی کی پاسداری کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ دین سے بغض رکھنے کی ایک قسم یہ ہے کہ سنت نبویہ سے بغض ونفرت رکھی جائے ، یا صحابہ کرام سے، یا امہات المؤمنین سے ، یا حجاب وپردہ کے حکم سے بغض ونفرت رکھی جائے، یا اس بات کی طرف دعوت دی جائے کہ زندگی کے تمام گوشوں سے دین کو الگ کرکے اسے صرف نماز وروزہ اور حج جیسی عبادتوں میں محصور کردیا جائے، معاملات اور سیاسیات سے دین کو بے دخل کردیا جائے، یہ سب دین سے بغض ونفرت رکھنے کی مختلف صورتیں ہیں، جوکہ کفر اکبر ہے۔اللہ کی پناہ۔

اللہ کے بندو! ہمارے زمانے میں جو لوگ دین سے بغض ونفرت میں مبتلا ہیں ان میں سیکولزم اور لیبرلزم اور ان جیسے دیگر نظامہائے زندگی کے تابعدار بھی شامل ہیں۔ یہ اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ دین کو زندگی کے تمام گوشوں سے الگ کرکے نماز وروزہ اور حج جیسی عبادتوں میں محصور کردیا جائے، معاملات اور سیاسیات سے دین کو بے دخل کردیا جائے، بے شک ان کی یہ دعوت دین سے ان کی نفرت اور اس سے

عدم قناعت کی غماز ہے، کیوں کہ اگر وہ دین الہی سے محبت رکھتے تو اس تفریق کی دعوت نہ دیتے ، ان میں سے کچھ لوگ علانیہ طور پر اس کی دعوت دیتے ہیں تو کچھ لوگ اپنی نفرت وعداوت کو مخفی رکھتے ہیں، وہ اپنے اس رویہ کی وجہ سے منافق ہیں، ایمان تو ظاہر کرتے ہیں ،لیکن باطن میں رحمن کی شریعت سے بغض ونفرت پوشیدہ رکھتے ہیں، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

ان کے انحراف اور گمراہی کا ایک مظہر یہ ہے کہ وہ حجاب سے اپنی دشمنی ظاہر کرتے ہیں، اور جو لوگ منصب قضا اور حکومت وسرداری کی ذمہ داری عورت کو دینے کو حرام کہتے ہیں، ان سے یہ برملا عداوت کااظہار کرتے ہیں، اپنے ملکوں میں ایک سے زائد شادی کو روکنے کے لیے قوانین وآئین بناتے ہیں، اور ان معاملات میں مرد وعورت کے درمیان برابری کی گھار لگاتے ہیں جن میں اللہ نے اپنی کتاب کے اندر ان کے درمیان تفریق کی ہے۔مثال کے طور پر میراث ، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والے سے عداوت کا مظاہرہ کرتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فحاشی وعریانیت سے محبت کرتے اور اچھے عادات واطوار سے نفرت رکھتے ہیں۔

دین سے بغض ونفرت ایک ایسا عمل ہے جو دل میں مخفی رہتا ہے

اللہ کے بندو! یہ ایسا ناقض (اسلام منافی عمل) ہے جو دلوں میں مضمر رہتا ہے، زندہ دل انسان کو چاہئے کہ اپنے نفس کاجائزہ لیتا رہے تاکہ اس کے دل میں شریعت کے تئیں تنگی، یا اس کے کسی حکم سے بغض ونفرت نہ رہے ، اس سے قبل کہ وہ دن آئے جس دن قبروں سے مردے زندہ اٹھائے جائیں گے، دلوں کے بھید فاش کردیے جائیں گے اور وہی محفوظ رہے گا جسے اللہ عزیز وبرتر محفوظ رکھے۔

خطبہ کا خاتمہ:

آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود سے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما،شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، اور اپنے دین کی حفاظت فرما،اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت وسربلندی عطا فرما،شرک اور مشرکین کو ذلیل وخوار کر، تواپنے اور دین اسلام کے دشمنوں کو نیست ونابود کردے،اور اپنے موحد بندوں کی مدد فرما ۔

اے اللہ! ہمیں اپنے ملکوں میں امن وسکون کی زندگی عطا کر، اے اللہ! ہمارے اماموں اور ہمارے حاکموں کی اصلاح فرما،انہیں ہدایت کی رہنمائی کرنےوالا اور ہدایت پر چلنے والا بنا۔
اے اللہ! تمام مسلم حکمرانو ں کو اپنی کتاب کو نافذ کرنے، اپنے دین کوسربلند کرنے کی توفیق دےاور انہیں اپنے ماتحتوں کے لیے باعث رحمت بنا۔
اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
اے اللہ! ہم سے مہنگائی، وبا، زناکاری، زلزلوں، آزمائشوں اور تمام ظاہری وباطنی برے فتنوں کو دور کردے، بطور خاص ہمارے اس ملک سے اور بطورعام تمام مسلمانوں کے ممالک سے ، اے دونوں جہاں کے پالنہار!
اے اللہ ! ہم سے وبا کو دور کرے ، یقینا ہم مسلمان ہیں۔
اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
اے اللہ! ہمارے مریضوں کو شفا عطا فرما، ہمارے مردوں پررحم فرماا ور ہم میں سے جو مصیبت میں گرفتا ر ہیں، انہیں عافیت سے نواز۔
اے اللہ! ہمارے دین کو درست کر دے، جو ہمارے (دین و دنیا کے) ہر کام کے تحفظ کا ذریعہ ہے اور ہماری دنیا کو درست کر دے جس میں ہماری گزران ہے اور ہماری آخرت کو درست کر دے جس میں ہمارا (اپنی منزل کی طرف) لوٹنا ہے اور ہماری زندگی کو ہمارے لیے ہر بھلائی میں اضافے کا سبب بنا دے اور ہماری وفات کو ہمارے لیے ہر شر سے راحت بنا دے۔
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

www.saaid.net/kutob/index.htm

binhifzurrahman@gmail.com

موضوع الخطبة : **الناقض الخامس (الاستهزاء بشيء من أمور الدين)**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

پانچواں ناقض: (دین کے کسی حکم کا مذاق اڑانا)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَــهَ إِلا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْـلِمُون). (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا). (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَـدِيداً * يُصْـلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ کاتقوی اختیار کریں اور اس کی تعظیم بجا لائیں ، اس کی اطاعت کریں اور اس کی نافرمانی سے گریزاں رہیں، اور جان رکھیں کہ **لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دینے سے یہ لازم آتا ہے** کہ اللہ تعالی کی توقیر ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دین اسلام کا احترام کیا جائے، خواہ عقائد کا معاملہ ہو یا عبادا ت کا یا معاملات کا یا سلوکیات کا۔ شہادتین کوبروئے عمل لانے اور ایمان میں سچے ہونے کی یہ علامت ہے، اللہ تعالی نے اپنے اوپر اور رسول کے اوپر ایمان لانے کو اپنی توقیر ، اپنے رسول اور اپنے دین کے احترام کے ساتھ ذکر کیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: (إنا أرسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا * لتؤمنوا بالله ورسوله وتعزروه **وتوقروه** وتسبحوه بكرة وأصيلا)،

ترجمہ: یقیناً ہم نے ہی آپ کو (رسول بنا کر) گواہیاں دینے والا، خوشخبریاں سنانے والا، آگاہ کرنے والا بھیجا ہے* تاکہ (اے مسلمانو)، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی مدد کرو اور **اس کا ادب کرو** اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح وشام۔

یعنی: تاکہ تم دین اسلام کی نصرت ومدد کے ذریعہ اللہ کی نصرت کرو، **اس کی تعظیم بجالاؤ** اور صبح وشام اس کی تسبیح بیان کرو۔

دین کا مذاق اڑانا نواقض اسلام میں سے ہے

اللہ کے بندو! دین کی توقیر واحترام کی ضد یہ ہے کہ دین الٰہی کے کسی حکم اور شعیرہ کا، یا اللہ کے رسول کا، یا اس کے ثواب یا عقاب کا مذاق اڑایا جائے، جس نے ایسا کیا اس نے کفر کیا ، دین کا مذاق اڑانا اس لیے کفر ہے کہ اس سے دین کو مشرو ع قرار دینے والے کا استہزاء لازم آتا ہے، جوکہ اللہ تعالی ہے، اور یہ صریح کفر ہے، کیوں کہ ہمارے اوپر واجب ہے کہ اللہ کی تعظیم بجا لائیں، نہ کہ اس کی تنقیص کریں،اور استہزاء اس شخص سے سرزد نہیں ہوتا جو اللہ کی کما حقہ تعظیم کرتا ہو، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لائے ہوئے دین کا احترام کرتا ہو، بلکہ استہزاء وہی شخص کرتا ہے جس کے دل میں نفاق ہوتا ہے۔ اللہ کی پناہ۔یہ بات معلوم بھی ہے کہ منافقت کی ایک مشہور ترین علامت یہ ہے کہ دین کا مذاق اڑائے؟ ابن سعدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ اور اس کے رسول کا مذاق اڑانا ایسا کفر ہے جودین سے خارج کردیتا ہے، کیوں کہ دین کی بنیاد اللہ، اس کے دین اور اس کے رسول کی تعظیم پر مبنی ہے، اور ان میں سے کسی ایک کا بھی مذاق اڑانا اس بنیاد کے منافی اور اس کے شدید مخالف ہے[1]۔

دین کا مذاق اڑانے والا کافر ہے، اس کی شرعی دلیلیں

اللہ کے بندو! قرآن کریم نے یہ صراحت کردی ہے کہ دین کے کسی بھی حکم کا مذاق اڑانے والا کافر ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (ولئن سألتهم ليقولن إنما كنا **نخوض ونلعب** قل أبالله وآياته ورسوله كنتم **تستهزئون** * لا تعتذروا **قد كفرتم** بعد إيمانكم)

ترجمہ: اگر آپ ان سے پوچھیں تو صاف کہہ دیں گے کہ ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے۔ کہہ دیجئے کہ اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟*تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہوگئے ۔

(1) "تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان" تفسیر سورة التوبة: ٦٥

یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ دین کے کسی بھی حکم کا مذاق اڑانے والا کافر ہے، خواہ استہزاء کا تعلق اللہ سے ہو یا اس کی آیتوں یعنی قرآن سے، یا اس کے رسول سے، اور خواہ استہزاء کرنے والا سنجیدہ ہو یا غیر سنجیدہ۔

ابن ابی حاتم نے اس آیت کی تفسیر میں عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ : ایک شخص نے غزوہ تبوک کے موقع سے کسی مجلس میں کہا: (میں نے اپنے ان قاریوں کی طرح (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی طرح) شکم پرور، دروغ گو اور دشمن سے مڈبھیڑ کے وقت بزدلی کرنے والا نہیں)۔اس پر مجلس میں موجود ایک شخص نے کہا: (تم نے جھوٹ کہا، بلکہ تم منافق ہو، میں یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرور بتاؤں گا) ، چنانچہ یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی اور قرآن کا نزول ہوا، عبد اللہ کہتے ہیں: میں نےاس شخص کو دیکھا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی رسی سے لٹکا ہوا تھا، پتھروں کی ٹھوکر کھائے جا رہا تھا اور کہے جا رہا تھا: (اے اللہ کے رسول! ہم تو یونہی آپس میں ہنس بول رہے تھے) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ جواب دیے جارہے تھے: (کیا اللہ، اس کی آیتیں اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لئے رہ گئے ہیں؟)[1]۔

علما ئے کرام کا اس پر اجماع ہے کہ دین کا مذاق اڑانے والا کافر ہے

اے مومنو! دین کا مذاق اڑانے والا کافر ہے، **یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس پر علمائے اسلام کا اجماع ہے**،وہ شخص جو کسی ایسی چیز کا مذاق اڑائے جس میں اللہ کا یا قرآن کا یا رسول کاذکر ہو، اس کے بارے میں شیخ سلیمان بن عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ نے کہا کہ وہ اس عمل کی وجہ سے کافر ہوجاتا ہے، کیوں کہ وہ ربوبیت اور رسالت کی شان میں گستاخی کرتا ہے، جوکہ توحید کے منافی ہے، **اس لیے علمائے کرام کا اجماع ہے** کہ اس طرح کا عمل کرنے والا انسان کافر ہے۔

چنانچہ جو شخص اللہ ، یااس کی کتاب، یا اس کے رسول ، یا اس کے دین کامذاق اڑائے وہ کافر ہے، گرچہ وہ ہنسی مذاق میں ہی ایسا کرر ہا ہو، اور استہزاء کا قصد وارادہ نہ رکھتا ہو، اس پر اجماع ہے[2]۔

دین کا استہزاء کرنے کی ترہیب وممانعت

---

(1) اس حدیث کو شیخ مقبل وادعی رحمہ اللہ نے "الصحیح المسند من أسباب النزول" ص۱۲۶ میں حسن قرار دیا ہے۔

(2) "تیسیر العزیز الحمید فی شرح کتاب التوحید" شرح باب: من ھزل بشیء فیہ ذکر اللہ أو القرآن أو الرسول

اے مومنوں کی جماعت! ہمارے اوپر واجب ہے کہ ہم زبان کی لغزشوں سے ہوشیار رہیں، کیوں کہ زبان ہی سب سے زیادہ انسان کے لیے دخول جہنم کاباعث بنتی ہے۔جیسا کہ معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کیا ہم جو بولتے ہیں، اس پر بھی ہماری گرفت ہونے والی ہے؟ آپ نے فرمایا: اے معاذ! تیری ماں تجھے گم پائے، لوگوں کو جہنم میں ان کی زبانوں کی وجہ سے ہی منہ کے بل – یا فرمایا: نتھنوں کے بل- پھینکا جائے گا[1]۔

دوسری حدیث ہے کہ: بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضی کا باعث ہوتا ہے اس کے ہاں اس کی کوئی اہمیت بھی نہیں ہوتی لیکن اس کی وجہ سے وہ جہنم میں چلاجاتا ہے[2]۔

قرآن میں آیا ہے: (ویل لکل همزة لمزة)

ترجمہ: بڑی خرابی ہے ہر ایسے شخص کی جو عیب ٹٹولنے والا غیبت کرنے والا ہو۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: (ما يلفظ من قول إلا لديه رقيب عتيد).

ترجمہ: (انسان) منھ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر کہ اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔

دین کے استہزاء کی عملی مثالیں

اللہ کے بندو! علماء ومصلحین اور دعاۃ الی اللہ کا مذاق اڑانا بھی دین کے استہزاء کی ایک قسم ہے، کیوں کہ علمائے کرام انبیاء کے وارث ہیں، وہ دین کے علمبردار ہیں، چنانچہ جو شخص کسی عالم کا مذاق اڑائے صرف اس لیے کہ وہ عالم ہے تو اس نے کفر کیا، یا جو شخص کسی داعی کا مذا ق اڑائے اس لیے کہ وہ بھلائی کا حکم دیتا یا برائی سے روکتا ہے تو اس نے کفر کیا، واجب ہے کہ علماء اور دعاۃ کا احترام کیا جائے ، کیوں کہ اللہ نے قرآن میں ان کی رفعت شان کو بیان کیا ہے، اس لیے مومن پر واجب ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جسے محترم بتایا ہے ، وہ بھی اس کا احترام کریں، فرمان باری تعالی ہے: (يرفع الله الذين آمنوا منكم والذين **أوتوا العلم درجات)**

---

(1) اس حدیث کو احمد (۲۳۱/۵) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے شواہد کی بنیاد پر اسے صحیح قرار دیا ہے، حدیث نمبر: (۲۲۰۱۶)

(2) اس حدیث کو بخاری (۶۴۷۸) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے جو ایمان لائے ہیں اور **جو علم دیئے گئے ہیں درجے بلند کر دے گا۔**

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: "…. صاحب علم کے لیے آسمانوں میں بسنے والے، زمین میں رہنے والے اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت طلب کرتی ہیں۔ اور بلاشبہ عالم کی عابد پر فضیلت ایسے ہی ہے جیسے کہ چودھویں کے چاند کی سب ستاروں پر ہوتی ہے، بلاشبہ علماء انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء نے کوئی درہم و دینار ورثے میں نہیں چھوڑے ہیں۔ انہوں نے علم کی وراثت چھوڑی ہے۔ جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا نصیبہ (وافر حصہ) پایا"[1]۔

اے مومنوں کی جماعت! دین کے استہزاء میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مذاق اڑانا بھی شامل ہے، داڑھی رکھنے کا مذاق اڑانا، ٹخنے تک ازار پہننے کا مذاق اڑانا، یا مسواک کرنے کا مذاق اڑانا، یا حجاب اور نقاب کا مذاق اڑانا وغیرہ۔

بعض غیبی امور کا استہزاء کرنا اور ان کی تحقیر کرنا بھی استہزاء میں داخل ہے، مثلاً جنت یا جہنم کا مذاق اڑانا، جیسے یہ کہنا: جنت کیا چیز ہے؟ جہنم کیا چیز ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

بعض اعتقادی امور کا مذاق اڑانا بھی استہزاء میں شامل ہے، جیسے صحابہ کی عدالت، عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت وپاکدامنی، یہ کفر ہے، کیوں کہ اس سے قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے، کیوں کہ اللہ تعالی نے آپ کے صحابہ کی تعریف کی ہے اور ان سے اپنی رضامندی کا اظہار کیا ہے، جیسا کہ سورۃ التوبہ[2]، سورۃ الفتح[3]اور سورۃ الحشر [4]میں آیا ہے۔اسی طرح اللہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی عفت وپاکدامنی اور منافقوں کی تہمت سے ان کی براءت کی گواہی بھی دی ہے، کیا اس کے بعد بھی یہ جائز ہے کہ کوئی آئے اور صحابہ کا مذاق اڑائے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر کیچڑ اچھالے، گویا کہ اللہ نے اپنے نبی کے لیے ایسے صحابہ اور ایسی بیوی کومنتخب کیا ہو جو نیک اور صالح نہیں تھے؟ ہر گز نہیں!

---

(1) اس حدیث کو احمد (۱۹٦/۵) نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے اسے حسن لغیرہ قرار دیا ہے۔
(2) آیت: ۱۰۰
(3) بیت: ۲۹
(4) آیت: ۸-۹

اے لوگو! استہزاء میں صریح قول وفعل یا کسی مجلہ یا دیگر ذرائع ابلاغ میں واضح تحریر نشر کرنا بھی شامل ہے، نیز غیر صریح استہزاء بھی اس میں داخل ہے جیسے آنکھ اور ہاتھ سے اشارہ کرنا اور زبان نکالنا وغیرہ[1]۔

معلوم ہوا کہ استہزاء کا کوئی ادنی حصہ بھی قابل معافی نہیں، بلکہ اس کا ادنی حصہ بھی اس کے بڑے حصے کی طرح ہی ہے، اللہ کی پناہ، جس قسم کا بھی استہزاء ہو سب کا حکم یکساں ہے۔

دین کامذاق اڑانے والوں کے تئیں حاکموں اور مسلمانوں کی ذمہ داری

اے لوگو! اللہ تعالی یا اس کے نبی کا استہزاء کرنے سے اس کے فاعل کا قتل ولی امر (حاکم) کے لیے واجب ہوجاتا ہے۔

اللہ کے بندو! جو شخص کسی کو اللہ یا رسول یا دین کا مذاق اڑاتا ہوا دیکھے ، اس پر واجب ہے کہ اس کی نکیر کرے اور خاموش نہ رہے، کم از کم اس مجلس سے اٹھ کر چلا جائے کیوں کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں رضامندی کے ساتھ بیٹھنے سے کفر اور اسلام سے خروج لازم آتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:(وقد نزل عليكم في الكتاب أن إذا سمعتم آيات الله يكفر بها ويستهزأ بها **فلا تقعدوا معهم** حتى يخوضوا في حديث غيره إنكم إذا مثلهم إن الله **جامع** الكافرين والمنافقين في جهنم جميعا)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو **تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو!** جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔

اے صاحب بصیرت انسان! اس آیت پر غور کریں! جس طرح وہ دنیا کی مجلسوں میں دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ بیٹھے رہے ، اسی طرح آخرت میں جہنم کے اندر بھی **ان کے ساتھ وہ بھی** سزا وعقاب سے دوچار ہوں گے، اللہ کی پناہ۔

اے اللہ کے بندو! شریعت کی توقیر، اسے نازل کرنے والے یعنی اللہ تعالی کی توقیر ، اسے نقل کرنے والے یعنی انبیائے کرام کی توقیر اور اس کی تبلیغ والے یعنی علماء ومصلحین کی توقیر کے وجوب کو بیان کرنے سے متعلق یہ ایک مفید مقدمہ ہے، جو شخص اس طریقہ کی خلاف ورزی کرے گا وہ بڑے خطرے کا سامنا کرے گا۔

---

[1] یہ شیخ حمد بن عتیق رحمہ اللہ نے اپنی کتاب : "سبیل النجاۃ والفکاک" میں ذکر کیا ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ دین کا مذاق اڑانا یہودیوں کی صفت ہے، انہوں نے اللہ تعالی کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا: (يد الله مغلولة)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔

اور کہا : (إن الله فقير ونحن أغنياء)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فقیر ہے اور ہم تونگر ہیں۔

اسی طرح مومنوں کا مذاق اڑانا کافروں کی صفات میں سے ہے، اللہ تعالی نے ان کے استہزاء کو جرم سے تعبیر کیا ہے، فرمان باری تعالی ہے:(إن الذين **أجرموا** كانوا من الذين آمنوا **يضحكون** * وإذا مروا بهم **يتغامزون** * وإذا انقلبوا إلى أهلهم انقلبوا **فكهين** * وإذا رأوهم قالوا إن هؤلاء **لضالون**).

ترجمہ:**گنہگار لوگ** ایمان والوں کی **ہنسی اڑایا کرتے تھے** * اوران کے پاس سے گزرتے ہوئے آپس میں **آنکھ کےاشارے کرتے تھے** *اور جب اپنے والوں کی طرف لوٹتے تو **دل لگیاں کرتے تھے** * اور جب انہیں دیکھتے تو کہتے یقیناً یہ لوگ گمراہ **(بے راہ) ہیں**۔

اسی طرح مومنوں کا مذاق اڑانا منافقت کی علامت اور منافقوں کی صفت ہے، جو ایمان تو ظاہر کرتے ہیں، لیکن اپنے باطن میں رحمن کی شریعت سے بغض ونفرت چھپائے رکھتے ہیں، ان میں سیکولرزم اور لیبرلزم کے علمبرداران اور ان جیسے دیگر لوگ بھی شامل ہیں، وہ بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے والوں کا مذاق اڑاتے ہیں، حجاب کا استہزاء کرتے ہیں، احادیث نبویہ میں وارد بعض طب وعلاج کا مذاق اڑاتے ہیں مثلاً اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا۔الحمد للہ، اللہ تعالی نے ان کی سازش کو ناکام کردیا اور وہ کسی بھی خیر سے بہرہ ور نہیں ہوئے، چنانچہ یورپ میں غیر مسلموں کی طبی مراکز سے معتمد طبی ریسرچز منظر عام پر آچکے ہیں جو یہ گواہی دیتے ہیں کہ اونٹ کے پیشاب سے علاج کرنا درست ہے ، جیسا کہ سنت نبویہ میں وارد ہوا ہے۔

خطبہ کا خاتمہ:

آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود سے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔

اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی (binhifzurrahman@gmail.com)

موضوع الخطبة : الناقض السادس: ارتكاب السحر

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

چھٹا ناقض: (جادوگری)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. أما بعد، فإن أصدق الحديث كتاب الله، وأحسن الهدي هدي محمد، وشر الأمور محدثاتها، وكل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة، وكل ضلالة في النار.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اللہ کے بندو! اللہ سے ڈریں اور اس کی تعظیم بجا لائیں، اس کی اطاعت کریں او رنافرمانی سے گریز کرتے رہیں، اور جان رکھیں کہ انبیائے کرام کی دعوت کی حقیقت ہی ہے ایک اللہ کی عبادت اور اس کے منافی امور سے اجتناب۔ توحید کے منافی جتنے بھی امور ہیں ان میں سب سے زیادہ واقع ہونے والی چیز ہے اللہ کی عباد ت میں شرک، یعنی مختلف قسم کی عبادتوں کو غیر اللہ کے لیے انجام دینا، جیسے غیر اللہ کو پکارنا، غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا، غیر اللہ کے لیے نذر ونیاز ماننا، کعبہ کے علاوہ کسی او رجگہ کا طواف کرنا، جیسے قبروں اورمزاروں کا طواف، توحید کے منافی

امور میں سے جادو کا ارتکاب کرنا بھی ہے، اور یہی آج کے خطبہ کا موضوع ہے۔

جادو کی تعریف، اس کی قسمیں اور مثالیں

اللہ کے بندو! جادو عبارت ہے ان تعویذ گنڈوں، گِرہوں ، یا ایسی دواؤں اور جھاڑ پھونک سے جو دلوں یا جسموں یا نگاہوں پر اثر ڈالتی ہیں اورانہیں بیماری کردیتی یا قتل کر دیتی ہیں، یا فکر وتخیل پر اثر انداز ہوتی ہیں، یا میاں بیوی میں جدائی پیدا کرتی ہیں، یا تجارت وغیرہ میں مشترک کام کرنے والے دوفریقین میں جدائی ڈال دیتی ہیں[1]۔

اللہ کے بندو! جادو کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور تخیلاتی ، حقیقی جادو کی تین قسمیں ہیں: ایک ایسی قسم جو جسموں پر اثرا ہوتی ہے اور اسے بیمار کردیتی یا موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔ دوسری قسم جو دلوں پر محبت یا نفرت کے ذریعہ اثر ڈال دیتی ہے۔مثلاً شوہر کے دل میں بیوی کی محبت ڈال دیتی ہے جس سے وہ نفرت کر رہا ہوتا ہے ، یا اس کے برعکس ، چنانچہ شوہر بیوی کو یا بیوی شوہر کو خوبصورت نظر آنے لگتی ہے، اسے (عطف) کے نام سے جانا جاتا ہے۔یا بیوی کو شوہر کی نگاہ میں مبغوض بنادیتی ہے جس سے وہ محبت کرر ہاہوتا ہے، یا اس کے برعکس، چنانچہ شوہر بیوی کو یا بیوی شوہر کو بد صورت نظر آنے لگتی ہے، اسے (صرف) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ حقیقی جادو کی تیسری قسم وہ ہے جو فکر اور تصور پر اثر انداز ہوتی ہے، چنانچہ جادو کیا ہوا شخص یہ گمان کرتا ہے اس نے کوئی کام کیا ہے حالانکہ وہ نہیں کیا ہوتا ہے ، اس جادو کی مثال وہ ہے جو لبید بن الاعصم یہودی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا، چنانچہ آپ کو خیال آتا کہ آپ نے کوئی کام کر لیا ہے حالانکہ آپ وہ نہیں کیے ہوتے، کئی مہینے تک آپ پر جادو کا اثر باقی رہا[2]۔

اللہ کے بندو! جادوگر اپنی جادوگری کے لیے شیطان سے مدد لیتا ہے، وہ اس طرح کہ جادوگر جب جادو کرنا چاہتا ہے تو اس کے نفس پر اس خباثت اور شر کی کیفیت طاری ہوتی ہے جس میں وہ مسحور کو مبتلا کرنا چاہتا

---

(1) دیکھیں: "المغنی" کتاب المرتد، فصل فی السحر (۹/۲۹۹)

(2) یہ قصہ صحیح بخاری (۵۷۶۶) اور صحیح مسلم (۲۱۸۹) میں موجود ہے۔

ہے، اس کے لیے وہ خبیث شیطانوں کی روح سے مدد لیتا ہے، پھر کچھ گرہیں لگاتا اور ان میں تھوک کے ساتھ پھونک مارتا ہے، جسے(نفث)کے نام سے جانا جاتا ہے اور جس کا ذکر اللہ تعالی کے اس فرمان میں آیا ہے:
[وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي العُقَد]

ترجمہ: اور گرہ (لگا کر ان) میں پھونکنے والیوں کے شر سے (بھی) (میں پناہ طلب کرتاہوں).

پھونکنے والیوں سے مراد وہ ارواح اور نفوس ہیں جو گرہوں میں پھونک مارتے ہیں ، کیوں کہ جادو کی تاثیر خبیث نفوس اور شریر ارواح کی جانب سے ہی ہوتی ہے، اور ان سے ہی جادو کی تاثیر ظاہر ہوتی ہے، چنانچہ ان خبیث نفوس سے ایسی سانس خارج ہوتی ہے جو شر اور اذیت سے ہم آہنگ ہوتی ہے ، اور اس میں اس سے ہم آہنگ تھوک ملا ہوتاہے ، چنانچہ شیطانی روح کی باہمی مدد سے مسحور کو تکلیف دی جاتی ہے، اور اللہ تعالی کی کونی اور تقدیری اجازت (اذن) سے جادو واقع ہوجاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: [وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلاَّ بِإِذْنِ اللَّه].[1]

ترجمہ: وہ اس کے ساتھ ہرگز کسی کو نقصان پہنچانے والے نہ تھے مگر اللہ کے اذن کے ساتھ

اللہ کے بندو! کچھ لوگ جادو گر کے پاس جاتے ہیں تاکہ وہ اسے اس کی بیوی اور بال بچے سے علیحدہ کردے، چنانچہ وہ ایک عرصہ تک بیوی اور بچوں سے بے فکر ہوجاتا ہے، تاکہ ایک متعین مدت کے لیے بیوی بچوں سے جدا رہنے پر قادر ہوسکے اور ان سے دورکام کاج کے لیے سفر کر سکے اور جب واپسی کا وقت قریب ہو تو جادو ختم ہوجائے!

اللہ کے بندو! جادو گر لوگوں کو دھوکہ میں رکھتے ہیں، چنانچہ جب ان کے پاس کوئی جاتا ہے تو اس کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تاکہ اسے فریب میں ڈال سکےاور وہ ان کے تعلق سے حسن ظن رکھے اور سمجھے کہ یہ جادوگر اولیاء الرحمن میں سے ہیں، ایسے لوگ اپنے جادو کو خوارق عادات سے متصف کرتے ہیں، جب کہ حقیقت میں وہ جادوو ہے،

[1] دیکھیں: «بدائع الفوائد»، ص 736 – 737

جسے حاصل کرنا بلکہ اس کے پا س جانا بھی جائز نہیں، بلکہ اس سے دور رہنا اور اس کی نکیر کرنا واجب ہے۔

اللہ کے بندو! **تخیلاتی جادو** کا ایک ہی دروازہ ہے، وہ ہے **نگاہوں** پر اثر ڈالنا، جسم، دل اور فکر پر نہیں، چنانچہ مسحور چیز کو اس کی غیر حقیقی صـــورت میں دیکھنے لگتا ہے، جب کہ حقیقت میں وہ چیز ذرا بھی نہیں بدلتی، یہ وہی جادو ہے جو فرعون کے جادوگروں نے موسی علیہ السلام کے ساتھ کیا، یہ ایک شیطانی عمل ہے۔

اے لوگو! اس قســـم کا جادو –یعنی تخیلاتی جادو-حقیقت میں واقع ہوتا ہے، چنانچہ **دیکھنے والے کی آنکھ** میں اس کی حقیقی اور حســی تاثیر واقع ہوتی ہے، لیکن یہ تاثیر اس چیز پر نہیں واقع ہوتی جســـے وہ دیکھ رہا ہوتا ہے، بلکہ اس شـــے کی حقیقت ہو بہو باقی رہتی ہے، اس کی ہیئت اللہ کے اذن کے بغیر نہیں بدلتی، کیوں کہ کسی چیز کی خلقت کو بدل کر دوسری خلقت میں ظاہر کرنا صرف ایک اللہ کی خصوصیات میں سے ہے جس کا کوئی شریک وساجھی نہیں۔

عہد حاضر میں تخیلاتی جادو میں وہ بھی شامل ہے جسے سرکس یا پہلوانی کھیل ســـے موســـوم کیا جاتا ہے، جس کے ذریعہ جادوگر لوگوں کے تخیل پر اثر اندا ز ہوتے ہیں چنانچہ ان کو چیزیں اپنی حقیقت ســـے مختلف نظر آنے لگتی ہیں،وہ اپنے کام کو جادو نہیں کہتے تاکہ لوگ متنفر نہ ہوں، بلکہ پہلوانی کھیل وغیرہ ســے موســوم کرتے ہیں، لیکن اس ســے حکم نہیں بدلتا، کیوں کہ اعتبار حقائق کا ہوتا ہے ناموں کا نہیں، ان کی تخیلاتی جادو کی مثال یہ ہےکہ کوئی اپنے بال سے کار کھینچتا ہے، کوئی آگ کو کھاتا ہوا نظر آتا ہے، کوئی آہنی ہتھیار یا خنجر سے اپنے آپ پر وار کرتا ہے ، یا اپنی زبان کاٹ لیتا ہے، کوئی جانور کے ســرین ســے داخل ہوتا ہے اور اس کے منہ سے باہر نکلتا ہے، یا اپنے کپڑے کے اندر سے پرندہ نکالتا ہے، کسی کے سینے پر لوگوں کی نگاہوں کے سامنے کار چل جاتی ہے، یہ اور ان جیسے دیگر کرتب جو انسان کی قدرت سے بالا تر ہیں، یہ یا تو شیطان کی مدد ســےواقع ہوتا ہے جو اس بوجھ کو برداشــت کرتا ہے، یا ناظرین کی نگاہوں میں اس کا تصــور پیدا کیا جاتا ہے ، اور یہ دونوں ہی طریقے شــیطان کی مدد سے پورے ہوتے ہیں۔

جادو گرکے کفر اور جادو کروانے کی حرمت کے دلائل

اللہ کے بندو! جادوگروں کی مذمت قرآن کی ایک دوسری آیت میں بھی آئی ہے: ﴿**ولا يفلح** الساحر حيث أتى﴾

ترجمہ: جادوگر کہیں سے بھی آئے کامیاب نہیں ہوتا۔

نیز یہ آیت: ﴿**ولا يفلح** الساحرون﴾

ترجمہ: جادوگر کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

یہ دونوں آیتیں جادو گر سے عمومی فوز وفلاح کی نفی کرتی ہیں، جوکہ صرف اس شخص کے حق میں ہوتاہے جو کفر میں مبتلا ہوچکا ہو[1]۔

موسی علیہ السلام کی زبانی اللہ کے اس فرمان میں بھی جادو گروں کی مذمت آئی ہے: ﴿ما جئتم به السحر إن الله سيبطله إن الله لا يصلح عمل **المفسدين**﴾،

ترجمہ: یہ جو کچھ تم لائے ہو جادو ہے۔ یقینی بات ہے کہ اللہ اس کو ابھی درہم برہم کیے دیتا ہے، اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔

یہ آیت اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جادو گر روئے زمین پر **فساد برپا کرنے والا** ہے۔

مذکورہ بالا آیتیں اس بات پر دال ہیں کہ جادو گر کافر ہے اور جادو کرانا حرام ہے اور مخلوق پر اس کا بڑا بھاری نقصان ہوتا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے آخرت کے ہلاکت خیز امور میں شمار کیا ہے، ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سات ہلاکت خیز گناہوں سے احتراز کرو۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے

(1) دیکھیں علامہ شنقیطی رحمہ اللہ کا قول، فرمان باری تعالی کے فرمان: ﴿**ولا يفلح** الساحر حيث أتى﴾ کی تفسیر میں انہوں نے اس آیت سے جادوگر کے کفر کو ثابت کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ! وہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا...الحدیث[1]۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بدفال لی یا جس کے لیے بدفال لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا اس کے لیے کہانت کی گئی، یا جس نے خود جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت کا انکار (کفر) کیا[2]۔

بیہقی نے قتادۃ سے روایت کیا ہے کہ کعب نے کہا: اللہ عزوجل فرماتاہے: میرا (سچا) بندہ وہ نہیں ہے جو جادو کرے یا جس کے لیے جادو کیا جائے، یا جو کہانت کرے یا جس کے لیے کہانت کی جائے، یا جو بدفالی لے یا جس کے لیے بدفالی لی جائے، لیکن میرا (سچا) بندہ وہ ہے جو میرے اوپر ایمان لائے اور توکل کرے[3]۔

اے مومنوں کی جماعت! جادوکرانے کے لیے جادوگر کے پاس جانا کفر ہے ، اللہ کی پناہ۔ اس کے کافر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جانے والا اس جادو سے راضی ہوا ، یا اسے لوگوں پر یا اپنے اوپر نافذ کرنے سے راضی ہوا۔

اتنا ہی نہیں بلکہ جادو سے محض راضی ہونا بھی کفر ہے اگرچہ اسے اختیار نہ کرے، کیوں کہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے، یہ ایسا ہی ہے

---

(1) اس حدیث کو بخاری (۲۷۶۶) اور مسلم (۸۹) نے روایت کیا ہے۔

(2) اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے : مسند البزار: (52/9) (3578)، نیز طبرانی نے "الکبیر" (۱۶۲/۱۸) میں اسے روایت کیا ہے، ان کے روایت کردہ الفاظ یوں ہیں: عمران بن حصین سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا تو اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اس سے ہاتھ کا درد دور ہوجاتا ہے، فرمایا: اگر تم اسی حالت میں فوت ہوگئے تو تم اسی کے سپرد کردیے جاؤگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بدفالی لے یا جس کے لیے بد فالی لی جائے وہ ہم میں سے نہیں ہے... الحدیث. ہیثمی کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں، سوائے اسحاق بن الربیع کے ، وہ بھی ثقہ ہیں۔ دیکھیں: "مجمع الزوائد" (۱۱۷/۵)، اس حدیث کو بزار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جیسا کہ "کشف الأستار" (۳۰۴۳) میں ہے ، اور اس حدیث کو البانی نے "صحیح الجامع الصغیر" (۵۴۳۵) میں اور "السلسلۃ الصحیحۃ" (۲۱۹۵) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(3) دیکھیں: "شعب الإیمان" (۱۱۷۶)

کہ کوئی شخص بت پرستی سے راضی ہو، یا صلیب کا سجدہ کرنے سے راضی ہو، تو ایسا شخص کافر ہے اگرچہ بت کی پرستش اور صلیب کا سجدہ نہ کرے، چنانچہ جو شخص یہ کہے کہ: (میں نہ جادو کرتا ہوں، نہ جادو کی ترغیب دیتا ہوں اور نہ جادو سیکھتا ہوں ،لیکن میں اپنے گھر میں اور سماج میں جادو کا عمل دل سے پسند کرتا ہوں اور اس کی نکیر نہیں کرتا) تو یہ شخص بھی کافر ہے، کیوں کہ کفر سے راضی ہونا بھی کفر ہے، اور جو شخص کم از کم اپنے دل سے کفر کی نکیر نہ کرے تو اس کے دل میں ایمان نام کی کوئی چیز نہیں، اللہ کی پناہ۔

جادوگر ایک ساتھ توحید ربوبیت اور توحید الوہیت دونوں میں اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے

اللہ کے بندو! یہ جادوگر جو تخیلاتی جادو کرتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ ان کے اندر حقائق کو بدلنے کی صلاحیت ہے تو ایسے لوگ اپنے اس عمل کے ذریعہ کائنات میں تصرف کرنے کا دعوی اور غیر اللہ سے مدد طلبی دونوں کا ایک ساتھ ارتکاب کرتے ہیں، پہلی چیز ربوبیت میں شرک ہے اور دوسری چیز الوہیت میں شرک ہے۔اور شرک اور گمراہی کے لیے یہ دونوں اعمال کافی ہیں، ربوبیت میں شرک کی وجہ یہ ہے کہ وہ حقائق کو بدلنے کا دعوی کرتے ہیں، جبکہ حق یہ ہے کہ حقائق کو بدلنا اللہ وحدہ لا شریک لہ کے ہاتھ میں ہے، کیوں کہ اللہ ہی تن تنہا کائنات میں تدبیر کرنے والا ہے، وہی خالق ہے، وہی کسی چیز کو ایک جنس سے دوسری جنس میں تبدیل کرتا ہے، جب کہ یہ جادوگر دعوی کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں وہ اللہ کے شریک ہیں، اس امر میں وہ جھوٹے ہیں، کیوں کہ جن چیزوں کو بدلنے کا وہ دعوی کرتے ہیں در اصل ان کی حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، بلکہ جادو کا اثر ختم ہوتے ہی آنکھوں سے اس کی تاثیر بھی ختم ہوجاتی ہے، پھر لوگوں کے سامنے واضح ہوجاتا ہے اور حقائق اپنی اصل ہیئت میں لوٹ جاتی ہیں۔

الوہیت میں ان کے شرک کی وجہ یہ ہے کہ وہ شیطان سے مدد لیتے ہیں اور ان کا سجدہ کرکے ان کی عبادت کرتے ہیں او ران کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں، بسا اوقات تو ان کی رضاجوئی کے لیے قرآن کی توہین بھی کربیٹھتے ہیں، کیوں کہ شیطان ان سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا سوائے یہ کہ وہ کفر کریں اور زمین میں فساد پھیلائیں، چنانچہ جادو گر اس شیطان کی عبادت کرتا ہے

جو اس کی خدمت کرتا ہے، یہ اس کے کفر کی وجہ ہے، اور شیطان کو یہ فائدہ حاصل ہوتا ہے کہ جادوگر اس کی عبادت کرتا ہے، کیوں کہ بنی آدم سے شیطان کا مطلوب ومقصود یہی ہے۔جیساکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: [أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لاَّ **تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ** إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِين * وأنِ اعْبُدونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيم].

ترجمہ: اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول قرار نہیں لیا تھا کہ **تم شیطان کی عبادت نہ کرنا**، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔اور میری ہی عبادت کرنا ، سیدھی راہ یہی ہے۔

سابقہ تفصیلات سے معلوم ہوا کہ کتاب وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں جادو حرام ہے[1]۔

جادوگر کو اس شیطان سے کیا فائدہ ملتا ہے جو جادوگری میں اس کی مدد کرتا ہے اور لوگوں سے اسے کیا فائدہ ملتا ہے؟

اللہ کے بندو! جادوگر شیطان سے بہت سے فائدے حاصل کرتا ہے، مثلاً یہ کہ شیطان اسے دور دراز جگہ پر نہایت سرعت کے ساتھ لے جاتا ہے اور اس طرح کے دیگر فوائد۔

جادوگر لوگوں کی کمزوری کا غلط فائدہ اٹھاتا ہے تاکہ اس جادو کے بدلے ان سے مادی اجرت حاصل کرے، یہ تینوں فریق-شیطان، جادو گر اور جو جادو کراتا ہے-اپنی دنیا وآخرت برباد کرتے ہیں۔

جادو گروں کے تئیں مسلمانوں اور حکمرانوں کی ذمہ داری

اللہ کے بندو! جادو کرنے اور جادو گروں کے پاس جانے سے بچنا واجب ہے، نیز دعوت واحتساب سے متعلق جو خصوصی ادارے ہیں، جادوگروں کے بارے میں انہیں خبر دینا بھی لازم ہے ، بشرطیکہ اس ملک میں شریعت پر عمل ہوتا ہو، صرف یہ کافی نہیں ہے کہ انسان جادوگر کے پاس نہیں جائے، مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ جادوگروں کی مجلسوں میں حاضر ہو اور ان کی تعداد بڑھائے اور ان کا بازار چمکائے، خواہ ٹیلیویزن ، چینل اور اپلیکیشن کے ذریعہ ہی کیوں نہ ہو، خواہ دل لگی یا معرفت وآگہی یا ان کے کرتب سے واقفیت یا دیگر مقاصد کی بنا پر ہی کیوں نہ ہو۔

---

[1] دیکھیں: مجموع الفتاوی: (٣٥/ ١٧١)

اللہ کے بندو! جادوگروں اور ان جیسے دیگر کفریہ اعمال کرنے والوں پر حدود الہی کا نفاذ افضل ترین عبادات اور عظیم ترین قربات میں سے ہے، کیوں کہ یہ لوگ روئے زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، چنانچہ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین میں ایک (مجرم کو) حد لگانا زمین والوں کے لیے چالیس دن بارش برسنے سے بہتر ہے[1]۔

ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ ان کے عمل (جادوگری) پر جن چیزوں سے انہیں مدد ملتی ہوں ، ان تمام چیزوں کو زائل کردیا جائے ، انہیں عام راستوں میں بیٹھنے سے روکا جائے ، گھر کا مالک انہیں اپنا گھر اجرت پر نہ دے، یہ اللہ کی راہ میں جہاد کی ایک افضل ترین شکل ہے[2]۔

جادوگری میں واقع ہونے سے بچنے کے وجوب اور جادو گر اور اس کے پاس جادوگری کے لیے جانے والے کے کفر کو واضح کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے۔
اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ جادو سے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ صبح وشام کے شرعی اذکار کا اہتمام کیا جائے، البتہ جادو کے واقع ہونے کے بعد اس کا علاج کرنے کے تین طریقے ہیں: پہلا طریقہ: یہ سب سے اہم ہے ، صبح وشام کے اذکار کا اہتمام ۔دوسرا

---

(1) اس حدیث کو ابن ماجہ (٢٥٣٨) نے روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ان کے ہی روایت کردہ ہیں، نیز اسے نسائی (٤٩١٩)، ابن حبان (٤٣٩٨)، اور احمد (٣٦٢/٢) نے بھی روایت کیا ہے اور البانی نے "السلسلۃ الصحیحۃ" (٢٣١) میں صحیح قرار دیا ہے۔

(2) دیکھی: "مجموع الفتاوی" (٩٤/٣٥-٩٧) مع اختصار وتصرف

طریقہ: یہ ایک نافع ترین علاج ہے، وہ یہ کہ جادو کی جگہ کا پتہ چلانے کی کوشـــش کی جائے کہ وہ زمین کے اندر ہے یا پہاڑ کے اوپر ہے، یا کہاں ہے، جب جگہ کا پتہ چل جائے اور اسـے وہاں سـے نکال کر ضـائع کردیا جائے تو جادو زائل ہو جاتا ہے۔تیســرا طریقہ: یہ اس شــخص کے لیے ایک مفید علاج ہے جو اپنی اہلیہ سے ہمبستری میں رکاوٹ محسوس کرتا ہو، سبز بیری کے ســات پتے لے، انہیں پتھر وغیرہ ســے کوٹ کر (باریک) کرلے، پھر اسـے برتن میں رکھے اور اس پر اتنا پانی ڈالے کہ غسل کے لیے کافی ہو، اس پانی میں آیت الکرسی، ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾اور جادو کی وہ آیتیں پڑھے جو سورۃ الاعراف ، سورۃ یونس اور سورۃ طہ میں آئی ہیں[1]۔اس کے بعد اس پانی کا کچھ حصہ تین دفعہ پی لے جس میں یہ آیتیں پڑھا ہو، اور باقی ماندہ پانی ســے غســل کرلے، اس طرح بیماری دو رہوجائے گی۔ ان شاء اللہ، اگر دو یا دو سے زائد مرتبہ بھی اسـے اسـتعمال کرنے کی ضـرورت پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں، تا آنکہ بیماری دور نہ ہوجائے۔

آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَـــلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَـــلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشــــتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب ســـلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق ســـے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود ســـے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔

---

[1] یعنی سورۃ الاعراف کی آیات: (۱۱۷-۱۲۰)، سورۃ یونس کی آیات: (۷۹-۸۲) اور سورۃ طہ کی آیات: (۶۵-۶۹)

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

موضوع الخطبة : **الناقض السابع: الكهانة**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:
ساتواں ناقض: (کہانت)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِله إِلا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے دل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور ا س کی نافرمانی سے گریزاں رہو، اور جان رکھو کہ اللہ کی توحید میں یہ بھی شامل ہے کہ اسماء وصفات میں اللہ کو ایک جانا جائے، ان صفات میں اللہ کا علم غیب بھی ہے، علم غیب کا اللہ تعالی کے لیے خاص ہونا کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے، قرآن کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: [قُل لَّا يَعْلَمُ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ}

ترجمہ: کہہ دو کہ جو لوگ آسمانوں اور زمین میں ہیں خدا کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے۔

رہی بات حدیث کی تو خالد بن ذکوان نے ربیع بنت معوذ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو یہ کہتے ہوئے سنا: ہمارے اندر ایک نبی ہے جو جانتا ہے کل کیا ہونے والا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ بات نہ کہو۔ کل کی باتیں اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا[1]۔

(1) اس حدیث کو ابن ماجہ (۱۸۹۷) نے روایت کیا ہے اور البانی نے اسے صحیح کہا ہے اور اس کی اصل صحیح بخاری (۵۱۴۷) میں موجود ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خزانہ غیب کی چابیاں پانچ ہیں جنہیں اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہو گا۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ عورتوں کے رحم میں کیا کمی بیشی[1] ہوتی ہے۔ اللہ کے سوا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب برسے گی۔ اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ اس کی موت کہاں واقع ہو گی۔ اور اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ قیامت کب قائم ہو گی[2]۔

معلوم ہوا کہ علم غیب کا اللہ کے لیے خاص ہونا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی ایک ثابت شدہ صفت ہے، اس میں کوئی اس کا شریک وساجھی نہیں، نہ کوئی قریبی فرشتہ اور نہ کوئی مبعوث کردہ رسول، چنانچہ جس نے اپنے لیے یا کسی اور کے لیے علم غیب کا دعوی کیا اس نے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان ایسی چیز میں شریک مقرر کیا جو صرف اللہ کی خصوصیات میں سے ہے ، اسے اللہ کے ہم مثل قرار دیا اور شرک اکبر کا مرتکب ہوا، اپنے عہد کے امام اہل السنۃ نُعیم بن حماد الخزاعی کہتے ہیں: جس نے اللہ کو اس کی مخلوق کے مثل قرار دیا اس نے کفر کیا۔

کاہن اور شعبدہ باز (عراف) کا تعارف

اللہ کے بندو! کچھ لوگوں نے علم غیب کی صفت میں اللہ کے شریک ہونے کا دعوی کیا ، اللہ تعالی اس دعوی سے بری وبرتر ہے، یہ کاہن اور شعبدہ باز لوگ ہیں، کاہن وہ ہے جو مستقبل کے غیبی امور سے واقفیت کا دعوی کرتا ہے، اور شعبدہ باز ایک ایسا نام ہے جس میں کاہن، نجومی اور جوتشی وغیرہ سب داخل ہیں، جو علم غیب کا دعوی کرتے ہیں، شعبدہ باز کو عربی میں عرَّاف کہا جاتاہے جوکہ (عَرَفَ) سے مبالغہ کا صیغہ ہے، شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہانۃ: فعالۃ کے وزن پر ہے، جو کہ الکَہْن سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہوتے ہیں: اندازہ لگانا اور بے بنیاد چیزوں سے حقیقت کا پتہ چلانا، زمانہ جاہلیت میں یہ ان لوگوں کا پیشہ تھا جن سے شیطان آکر ملتے تھے اور آسمان سے چرائی ہوئی باتیں انہیں بتاتے تھے، ان شیطانوں کے ذریعہ آسمان کی جو بات ان تک پہنچتی، اس میں باطل اور من گھڑت باتیں ملاتے اور لوگوں کو بیان کرتے تھے، اگر ان کی بتائی ہوئی بات کے مطابق کچھ ہوتا تو لوگ ان کے فریب میں آجاتے اور انہیں اپنے درمیان فیصلہ کرنے اور مستقبل کی باتیں معلوم کرنے کےلیے مرجع وماوی بنالیتے، اسی لیےہم کہتے ہیں : کاہن وہ ہے جو مستقبل کے غیبی امور کی خبر دے۔انتہی کلامہ رحمہ اللہ

([1]) اس سے مراد یہ ہے کہ: عورت کے رحم میں نو ماہ سے کتنا کم اور نو ماہ سے کتنا زیادہ حمل ٹھہرتا ہے، اس کا علم صرف اللہ تعالی کو ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے: (مادہ اپنے شکم میں جو کچھ رکھتی ہے اسے اللہ بخوبی جانتا ہے اور پیٹ کا گھٹنا بڑھنا بھی)۔ عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر "تفسیر القرآن العظیم: میں سورۃ الرعد کی مذکورہ آیت کی تفسیر ملاحظہ کریں۔

([2]) اس حدیث کو بخاری (۴۷۹۷) نے روایت کیا ہے۔

اے مومنو! کاہن علم غیب کا دعوی کرنے کے لیے دو میں سے کوئی ایک طریقہ اختیار کرتا ہے، **پہلا طریقہ:** ان شیطانوں سے باتیں لینا جو فرشتے کی کچھ بات آسمان سے اچک لیتے ہیں، اس کی دلیل صحیح بخاری میں مروی عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ مرفوع روایت ہے کہ: فرشتے اَبر (بادلوں) میں آتے ہیں اور اس کام کا ذکر کرتے ہیں جس کا فیصلہ آسمانوں میں ہوچکا ہوتا ہے تو **شیاطین چپکے سے فرشتوں کی باتیں اڑالیتے ہیں اور کاہنوں کو بتادیتے ہیں** اور وہ سچی بات میں اپنی طرف سے جھوٹ ملا دیتے ہیں۔ (پھر اسے اپنے مریدوں میں بیان کرتے ہیں)[1]۔

اللہ کے بندو! معلوم ہوا کہ کاہن لوگوں کو اسی جھوٹ کی خبر دیتا ہے، اگر اس کی بات میں کوئی سچائی بھی ہوتی ہے تو وہ شیطانی کی چوری کی ہوئی باتوں میں سے ہوتی ہے نہ کہ اس کے علم غیب کا اس میں کوئی دخل ہوتا ہے، بسا اوقات کچھ لوگ اس سچی بات کی وجہ سے فتنہ کے شکار ہوجاتے ہیں اور اس میں جو جھوٹی باتیں ملی ہوتی ہیں، ان کا اعتبار نہیں کرتے، اور اگر اس کی ساری بات جھوٹ ہوئی تو بسا اوقات سائل ساری بات کے فریب میں آجاتا ہے۔

دوسرا طریقہ: جنوں سے مدد طلب کرنا، خواہ یہ جن انسان کا مصاحب ہو یا کوئی اور ، اس لیے کہ ہر انسان کے ساتھ ایک جن لگا ہوا ہے جو اسے برائی کا حکم دیتا ہے، چنانچہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ : کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "وہ کوئی شے نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بعض اوقات یہ کاہن ایسی باتیں بتاتے ہیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ باتیں جو صحیح ثابت ہوتی ہیں انہیں کوئی **جن** فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے۔ پھر اپنے دوست کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح ڈالتا ہے، پھر اس سچی بات میں کاہن سو جھوٹ ملا دیتا ہے"[2]۔

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان کے ساتھ رہنے والے جن سے کاہوں کا تعلق ہوتا ہے، کیوں کہ ہر انسان کے ساتھ ایک جن لگا ہوتا ہے جو اسے برائی کا حکم دیتا رہتا ہے، یہ جن انسان کے ان تمام رازوں سے آگاہ ہوتاہے جن سے دوسرے لوگ واقف نہیں ہوتے، چنانچہ مثال کے طور پر اگر انسان کی کوئی چیز کھو جائے تو اس مصاحب جن کو کھوئی ہوئی چیز کی جگہ کا علم ہوتا ہے کیوں کہ وہ ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا ہے، اگر یہ انسان کاہن سے رابطہ کرے اور مفقود شے کے بارے میں اس سے سوال کرے تو یہ جن اس کاہن کو گمشدہ چیز کی جگہ کے بارے میں بتا دیتا ہے، پھر کاہن انسان کو اس جگہ کی خبردیتا ہے اور اس کے ساتھ سو جھوٹ ملا کر بولتا ہے، چنانچہ اگر انسان کو اس سچی بات میں یہ کاہن سچا نظر آتا ہے تو وہ اس کی تمام باتوں کو سچ جاننے لگتا ہے اور یہ گمان کر بیٹھتا ہے کہ

---

(1) صحیح بخاری (۳۲۱۰)

(2) صحیح بخاری (۶۲۱۳) اور صحیح مسلم (۲۲۲۸) ، مذکورہ الفاظ بخاری کے روایت کردہ ہیں۔

وہ علم غیب جانتا ہے، جبکہ حقیقت میں اس نے اس کے خاص معاملات میں سے صرف اس چیز کی خبر دی جس کے بارے اس کے مصاحب جن نے اسے بتایا، مثلاً وہ بات جو اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان ہوتی ہے، اس کی جائے عمل کے بارے میں، اس کی ماں کانام ، شہر کا نام اور گھر کا پتہ وغیرہ ، او ران کے علاوہ وہ معلومات جو اس جن کو پتہ ہوتی ہیں۔

اللہ کے بندو! کاہن جس شیطان سے رابطہ رکھتا ہے ، وہ اس سے جو خدمت حاصل کرتا ہے اس کے بدلے اس کی عبادت کرتا ہے، اور شیطان کیا یہی مقصد وہدف ہے، وہ بنی آدم کے پیچھے صرف اس لیے پڑا ہوا ہے کہ اسے گمراہ کردے، یہی اس کا کام اور یہی اس کا پیغام ہے، اس کے دام فریب میں جادو گر، کاہن اور شعبدہ باز پھنس جاتے ہیں، یہ انسانوں میں سے شیطان ہیں، جب کہ وہ جنوں میں سے شیطان ہیں، ان تمام شیطانوں سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

اللہ کے بندو! ایک باریک نکتہ یہ ہے کہ جو لوگ شرعی رقیہ سے علاج ومعالجہ کرتے ہیں اور جادوگروں اور کاہنوں کے کرتب سے واقف ہیں، ان میں سے کسی کا کہنا ہے کہ: اگر آپ کاہن کا را ز فاش کرنا چاہتے ہیں تو اس سے ایسی چیز کے بارے میں پوچھیں جس سے آپ نا واقف ہیں، کیوں کہ اگر آپ اس سے ناواقف ہوں گے تو آپ کا مصاحب جن بھی اس سے نا واقف ہوگا، لہذا کاہن کچھ پتہ نہیں چلا پائے گا، مثال کے طور پر زمین سے کچھ کنکڑی اٹھا لیجیے اور اپنی مٹھی میں بند کر لیجیے، پھر کاہن سے پوچھئےکہ: میرے ہاتھ میں کتنے کنکڑ ہیں؟ وہ اس کا جواب نہیں دے پائے گا اور دامن چھڑانے کی کوشش کرے گا، کیوں کہ آپ کا مصاحب جن بھی یہ نہیں جانتا تو کاہن کو جواب کہاں سے ملے گا؟!

خلاصہ یہ کہ کاہن اپنے تمام معاملات میں جنوں سے مدد لیتا ہے، تمام تر حوادث اور واقعات کی جانکاری کے لیے اسی سے رجوع کرتا ہے، چنانچہ وہ کچھ باتیں اس کے کان میں ڈال دیتے ہیں اور اس بنیاد پر کاہن اپنے اندازے سے جو خبر دیتا ہے، اگر وہ خبر صحیح ثابت ہوئی تو انسان گمان کرنے لگتا ہے کہ کاہن کو غیب کا کچھ نہ کچھ علم حاصل ہے، چنانچہ اس کے فتنہ کا شکار ہوجاتا ہے، جاہل اسے کشف وکرامات پر محمول کر بیٹھتا ہے، اور یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ کاہن اللہ کے اولیاء میں سے ہے، جبکہ وہ شیطان کے اولیاء میں سے ہے، جیسا کہ اللہ تعالی نے سورۃ الشعراء میں کاہنوں کے تعلق سے فرمایا: (هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّيَاطِين * تَنزلُ عَلَى كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيم * **يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُون**).

ترجمہ: کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں*وہ ہر ایک جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں* **(اچٹتی) ہوئی سنی سنائی پہنچا دیتے ہیں اور ان میں سے اکثر جھوٹے ہیں۔**

موحدوں کی جماعت! نجومی بھی علم غیب کا دعوی کرتے ہیں، نجومی وہ ہے جو بزعم خویش ستاروں کی حرمت سے مستقبل میں رونما ہونے والے واقعات کی معرفت حاصل کرتے ہیں، جیسے ہوا بہنے کے اوقات، بارش آنے کے اوقات، ٹھنڈی وگرمی کے موسم اور

قیمتوں میں تبدیلی وغیرہ کی جانکاری۔ ان کا دعوی ہے کہ ستاروں کا اپنے افلاک میں گردش کرنے اور ان کا آپس میں ایک دوسرے سے ملنے کا مشاہدہ کرکے وہ ان سب باتوں کا پتہ چلاتے ہیں، اور یہ کہ عالم سفلی میں اس کا اثر ہوتا ہے، اسے علم تاثیر سے موسو م کیا جاتا ہے، اس کا دعوی کرنے والے کو حازی (جوتشی) بھی کہا جاتا ہے، ایسی صورت میں نجومی ستاروں سے مخاطب ہوتا ہے اور شیطان اسے وہ تصویر دکھاتا ہے جس کے ذریعہ وہ مذکورہ باتوں کا پتہ چلاتا ہے ، یہ سب کے سب خرافات ہے۔

اللہ کے بندو! علم نجوم میں یہ بھی شامل ہے کہ مستقبل کے واقعات کا پتہ چلانے کے لیے ستاروں کی گردش کے ساتھ ساتھ حروف ابجد (ابا جاد) کا استعمال کیا جائے، ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اس قول سے یہی مراد ہے: ایک قوم (ابو جاد) کا استعمال کرتی ہے اور ستاروں پر نظر رکھتی ہے اور جو شخص ایساکرتا ہے میرے خیال سے اس کے لیے (آخرت میں) کوئی حصہ نہ ہوگا[1]۔

علم نجوم کاایک مظہر وہ بھی ہے جس کا دعوی بعض ماہرین فلکیات کرتے ہیں کہ انسان کے مستقبل میں جو کچھ رونما ہونے والا ہے ، اس سے وہ واقف ہیں، اور اس دعوی کو اخبارات اور جرائد میں نشر کرتے پھرتے ہیں، ان کا دعوی ہے کہ جو شخص فلاں برج (ستارہ کے طلوع کےوقت) پیدا ہوا جیسے برج عقرب کے وقت پیدا ہوا تو اس کی قسمت منحوس ہوگی اورمثلاً جو برجِ میزان کے وقت پیدا ہوا تو وہ خوش قسمت ہوگا، وغیرہ وغیرہ۔

اللہ کے بندو! علم نجوم کا حکم بھی جادو کے حکم میں داخل ہے، ان دونوں کے درمیان یکسانیت کی وجہ ہے: شیطان سے ربط وتعلق ، اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے نجوم کا کوئی علم سیکھا اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا، چنانچہ جو اس میں اپنا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بڑھا لے[2]۔

علم نجوم کو علم تاثیر بھی کہا جاتا ہے، یعنی زمینی حوادث پر ستاروں کی گردش کے اثرات، ان کے قول: (اس نے جادو کا ایک حصہ سیکھا) کا مطلب یہ ہے کہ وہ جادو کی ایک قسم کاشکار ہوگیا۔ آپ کے قول : (چنانچہ جو اس میں اپنا حصہ بڑھانا چاہتا ہے بڑھا لے) کا مطلب ہے: ایسا کرنے والا جس قدر نجوم کا علم سیکھے گا اسی قدر جادو کے علوم سیکھنے میں بھی گویا اس نے اضافہ کیا۔

---

(1) اس قول کو عبد الرزاق نے اپنے "مصنف" (١٩٨٠٥) میں روایت کیا ہے اور مذکورہ الفاظ ان کے ہی روایت کردہ ہیں، نیز بیہقی نے "السنن الکبری" (١٣٩/٨) میں اسے روایت کیا ہے۔

(2) صحیح مسلم (٢٢٣٠)

کاہنوں، شعبدہ بازوں اور نجومیوں کے پاس جانے کی ممانعت کے دلائل

اللہ کے بندو! اسلامی شریعت کی خصوصیات میں سے ہے کہ وہ نیک فال لینے کا حکم دیتی ہے، انسان کو ایسے اعمال کی رہنمائی کرتی ہے جن میں اس کی دنیا وآخرت کی سعادت مضمر ہے، شرک، خرافات اور مکر وفریب سے روکتی ہے، اسی لیے اسلام نے شیطانی دروازے کی بنیاد ہی بند کردی ہے، چنانچہ کاہنوں کے پاس جانے کو حرام قرار دیا اور شعبدہ باز یا کاہن کے پاس جانے والے کے حق میں سخت وعید سنائی، گرچہ صرف سوال کرنے کے لیے ہی کیوں نہ جائے، مسلم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: " جو شخص کسی غیب کی خبر یں سنا نے والے (شعبدہ باز) کے پاس آئے اور اس سے کسی چیز کے بارے میں پوچھے تو چالیس راتوں تک اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی"[1]۔

اس حدیث میں جو وعید آئی ہے وہ اس شخص پر نافذ ہوتی ہے جو غیب کی خبر دینے والے شعبدہ با ز کے پاس جائے اور اس سے صرف سوال کرے، گرچہ وہ اس کی تصدیق نہ کرے، تو بھی چالیس دنوں تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی، لیکن وہ کافر نہیں ہوتا، اس لیے وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوگا۔

لیکن جو شخص کاہن اور غیب کی خبر دینے والے شعبدہ باز سے سوال کرے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خار ج ہوجاتا ہے، کیوں کہ جب وہ تصدیق کرتا ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ اس نے علم غیب کی صفت میں انہیں اللہ کا شریک ٹھہرایا جب کہ یہ اللہ کے ساتھ خاص ہے، اس طرح وہ قرآن کی تکذیب بھی کر بیٹھتا ہے اور کفر کا مرتکب قرار پاتا ہے، اللہ کی پناہ۔ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص کاہن یا علم غیب کا دعوی کرنے والے شعبدہ باز کے پاس گیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ **شریعت کا انکار** کیا)[2]۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بدفال لی یا جس کے لیے بدفال لی گئی، یا جس نے کہانت کی یا اس کے لیے کہانت کی گئی، یا جس نے خود جادو کیا یا اس کے لیے جادو کیا گیا وہ ہم میں سے نہیں ہے **اور جو شخص کاہن کے پاس گیا اور اس کی بات کی تصدیق کی تو اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کردہ شریعت کا انکار (کفر) کیا**[3]۔

---

(1) صحیح مسلم (٢٢٣٠)

(2) اس حدیث کو احمد (٤٢٩/٢) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

(3) اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے : مسند البزار: (52/9) (3578)، نیز طبرانی نے "الکبیر" (١٦٢/١٨) میں اسے روایت کیا ہے، ان کے روایت کردہ الفاظ یوں ہیں: عمران بن

اللہ کے بندو! سب سے زیادہ جن کے درمیان کہانت رائج اور منتشر ہے وہ صوفیاء ہیں، ان کے اکثر مشائخ یا تو کاہن ہیں یا عراف(شعبدہ باز) ہیں، کیوں کہ وہ اپنے مشائخ کے لیے ولایت اور کرامت کا دعوی کرتے ہیں، علم غیب کا دعوی ان کے نزدیک ولایت او رکرامت کے لوازمات میں سے ہے، جسے وہ "کشف" سے موسوم کرتے ہیں، اسے علم غیب کے دعوی سے موسوم نہیں کرتے تاکہ ان کی رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔

اللہ کے بندو! کہانت کی ممانعت کے وجوب کو بیان کرنے کے لیے اور کاہن وشعبدہ اور ان کے پاس جانے والوں کے کفر کو واضح کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے، خواہ عملی طور پر ہو یا اسے اپنا کر ہو یا صرف دل سے اس عمل پر رضا مندی ظاہر کرکے ہو، یہ سارے کفریہ اعمال ہیں۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ کہانت میں "طَرْق" بھی داخل ہے، جوکہ اس کہانت کی ایک قسم ہے جس کے ذریعہ عرب بزعم خویش غیبی امور کی معرفت حاصل کیا کرتے تھے، طرْق طریق سے ماخوذ ہے، طرَق الأرض يطرُقها اس وقت کہتے ہیں جب زمین پر چلے، وہ زمین پر کچھ لکیریں کھینچتے ہیں گویا وہ اس پر چل رہے ہوں، پھر اس کے بعد زمین پر کشید کی گئی ان لکیروں سے جو علم غیب ظاہر ہوتا ہے وہ اس کی خبر دیتے ہیں۔

رمال (جوتشی) بھی کہانت کے حکم میں داخل ہے، اس کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ رمال اپنے ہاتھ سے ریت پر خط کھینچتا ہے، پھر اس کے ذریعہ علم غیب کا دعوی کرتا ہے، اسے رمال سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حصین سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا ایک کڑا دیکھا تو اس سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے کہا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اس سے ہاتھ کا درد دور ہوجاتا ہے، فرمایا: اگر تم اسی حالت میں فوت ہوگئے تو تم اسی کے سپرد کردیے جاؤگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بدفالی لے یا جس کے لیے بد فالی لی جائے وہ ہم میں سے نہیں ہے... الحدیث. ہیثمی کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ صحیح کے رواۃ ہیں، سوائے اسحاق بن الربیع کے ، وہ بھی ثقہ ہیں۔ دیکھیں: "مجمع الزوائد" (١١٧/٥)، اس حدیث کو بزار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے جیسا کہ "کشف الأستار" (٣٠٤٣) میں ہے ، اور اس حدیث کو البانی نے "صحيح الجامع الصغير" (٥٤٣٥) میں اور "السلسلة الصحيحة" (٢١٩٥) میں صحیح قرار دیا ہے۔

کہانت میں **کنکڑ بازی** بھی داخل ہے، چنانچہ جب سائل کاہن سے کسی حادثہ کے بارے میں سوال کرتا ہے تو وہ چند کنکڑیاں نکالتا ہے، اور ایک خاص طریقہ سے اس پر مارتا ہے، اس کے بعد- اپنے جھوٹے دعوی کی بنیاد پر- اسے سائل کا جواب معلوم ہوجاتا ہے ۔
کہانت کی ایک قسم فنجان پڑھنا بھی ہے ، یعنی کافی کافنجان (کپ یا پیالہ) ، چنانچہ فنجان میں جو باقی ماندہ کافی ہوتا ہے، اس پر کاہن توجہ مرکوز کرتا ہے، اس کے ذریعہ فنجان کے ارد گرد کچھ خطوط کھینچتا ہے، پھر اس کے بارے میں خبر دیتا ہے، اور دعوی کرتا ہے کہ ایسا ایسا ہونے والا ہے۔
کہانت کی ایک قسم آگ کو پڑھنا بھی ہے، کاہن بسا اوقات شعلوں کی شکل اور آگ کی لو کے ذریعہ بزعم خویش مستقبل کا علم حاصل کرتا ہے۔
ہتھیلی پڑھنا بھی کہانت کی ایک قسم ہے، جس میں کاہن ہتھیلی کی لکیروں اور ان لکیروں کی کجی اور باہمی ربط وتعل ووصال پر اعتماد کرتا ہے، پھر یہ دعوی کرتاہے کہ ایسا اور ایسا ہونے والا ہے۔
کہانت میں عیافہ (پرندوں کے اڑنے سے شگون لینے کا طریقہ) بھی داخل ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ پرندہ کو اڑایا جاتا ہے، اگر وہ دائیں جانب اڑے تو کہتے ہیں کہ نیک فال لو اور بائیں جانب اڑے تو کہتے ہیں کہ بدفالی لو، یہ کہانت ہے۔
بے شک عیافہ ایک باطل عمل ہے، کیوں کہ پرندہ اللہ کی ایک مخلوق ہے، اس کے اندر تاثیر او رتدبیر کی کوئی صلاحیت نہیں ، بلکہ اللہ تعالی اس کے تمام امور کی تدبیر کرتا اور اس کی پرورش وپرداخت کا انتظام فرماتا ہے:

﴿ألم تر إلى الطير مسخرات في جو السماء ما يمسكهن إلا الله﴾

ترجمہ: کیا ان لوگوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا جو تابع فرمان ہوکر فضا میں ہیں، جنہیں بجز اللہ تعالی کے کوئی اور تھامے ہوئے نہیں ۔
نیز اللہ عزیز وبرتر کا فرمان ہے: ﴿أولم يروا إلى الطير فوقهم صافات ويقبضن ما يمسكهن إلا الرحمٰـن إنه بكل شيء بصير﴾.

ترجمہ:کیا یہ اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور (کبھی کبھی) سمیٹے ہوئے (اڑنے والے) پرندوں کو نہیں دیکھتے، انہیں (اللہ) رحمن ہی (ہوا وفضا میں) تھامے ہوئے ہے، بے شک ہر چیز اس کی نگاہ میں ہے۔
کہانت میں بدشگونی لینا بھی داخل ہے، اس میں عام بدشگونی شامل ہے، خواہ مرئی شے سے ہو یا سنی ہوئی بات سے ، ا س کا مطلب ہے پرندہ کو اڑاکر اس کے اڑنے کی سمت سے بدشگونی لینا، چنانچہ اگر دائیں جانب اڑے تو نیک فال لینا، اور اگر بائیں جانب اڑے تو بد شگونی لینا، بدشگونی (طِيَرة) لغوی اعتبار سے عیافہ کے ہم معنی ہےلیکن اس میں وسعت ہے اس لیے بدشگونی کی تمام قسمیں اس میں داخل ہیں، جیسے الو او ر کوا کو دیکھ کر بدشگونی لینا، ۱۳ نمبر سے بدشگونی لینا، کانا، بھینگا اور لنگڑا کو دیکھ کر بدشگونی لینا، جب کوئی کانا انسان کو دیکھے تو کہے کہ آج کا دن برا ہے، چنانچہ اپنی دکان بند کرلےاور

اس دن خرید وفروخت نہ کرے، گویا اسے یہ یقین ہوگیا ہوکہ اس دن اس پر مصیبت آنے والی ہے، اگر انسان کو دائیں ہاتھ میں کھجلاہٹ ہو تو کہے کہ ایسا ہوگا، اور اگر بائیں ہاتھ میں ہو تو کہے کہ ویسا ہوگا، یہ اور ان جیسے دیگر وہ تمام امور جن میں اللہ نے بدشگونی نہیں رکھی ہے، لیکن لوگوں نے انہیں بدشگونی بنالیا، اور اس دن کو اپنے لیے منحوس قرار دے دیا۔جبکہ اللہ نے اسے نحوست والا دن نہیں بنایا، گویا انہوں نے یہ دعوی کیا کہ اس دن جو کچھ ہونے والا ہے اس کے علم میں وہ اللہ کے شریک ہیں، بایں طور کہ انہوں نے ایسی چیزوں پر اعتما د کیا جن کو انہوں نے اسباب قرار دیا جوکہ حقیقت میں اس ناگوار چیز کے اسباب نہیں ہیں جن کے وقوع کی وہ توقع کرتے ہیں۔
بدشگونی حرام ہے ، بلکہ شرک ہے، اس کی دلیل عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو بدشگونی نے اپنی ضرورت پوری کرنے سے روک دیا اس نے شرک کیا ، صحابہ نے عرض کیا : اے اللہ کے رسول! اس کا کفارہ کیاہے؟ آپ نے فرمایا: یہ کہنا کہ: یعنی: اللهم لا خير إلا خيرك، ولا **طير إلا طيرك**، ولا إله غيرك.تیرے عطا کردہ خیر کے سوا کوئی خیر نہیں، **تیری مقدر کردہ بدشگونی کے سوا کوئی بدشگونی نہیں** اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں[1]۔
بدشگونی کی حرمت کی ایک دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بھی ہے: " چھوت لگ جانا، بدشگونی لینا اور الو یا ماہ صفر کی نحوست کوئی شے نہیں"[2]۔
آپ کا یہ کہنا کہ : (بدشگونی لینا کوئی شے نہیں ہے) بدشگونی کی واضح طور پر نفی کرتا ہے۔
خلاصہ یہ کہ کہانت کی بہت سی قسمیں ہیں، لیکن تما م کاہنوں میں جو چیز مشترک ہے وہ ہے علم غیب کا دعوی، لیکن ان کے طریقے مختلف ہیں، ان میں سے کچھ کا شیطانوں سے ربط وتعلق ہوتا ہے ، اور کچھ لوگ محض اس کا دعوی کرتے ہیں تاکہ لوگوں کواپنے دام فریب کا شکار بنا سکیں، اللہ تعالی ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے۔
آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری **تعالی ہے**: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)
ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔
اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

---

(1) اس حدیث کو احمد (۲۲۰/۲) نے روایت کیا ہے اور "المسند" کے محققین نے اسے حسن قرار دیا ہے۔
(2) اس حدیث کو بخاری (۵۷۰۷) اور مسلم (۲۲۲۰) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود سے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

www.saaid.net/kutob/index.htm

موضوع الخطبة : **الناقض الثامن: مظاهرة الكفار على المسلمين**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

آٹھواں ناقض: (مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنا)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِله إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُون).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اللہ پر ایمان لانے سے مومنوں سے دوستی رکھنا لازم آتا ہے

اللہ کے بندو! اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو اور اس کا خوف ہمیشہ اپنے دل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور اس کی نافرمانی سے گریز کرو، اور جان رکھو کہ اللہ پر ایمان لانے سے مومنوں سے دوستی رکھنا بھی لازم آتا ہے، یعنی ان سے محبت کرنا اور ان کا تعاون کرنا ، فرمان باری تعالی ہے: (وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ **بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ**

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلاَةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللّهَ وَرَسُولَه أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّهُ إِنَّ اللّهَ عَزِيزٌ حَكِيم).

ترجمہ: مومن مرد وعورت آپس میں ایک دوسرے کے (مددگار ومعاون اور) دوست ہیں، وہ بھلائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں، نمازوں کو پابندی سے بجا لاتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اللہ کی اور اس کے رسول کی بات مانتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ بہت جلد رحم فرمائے گا بے شک اللہ غلبے والا حکمت والا ہے۔

اللہ پر ایمان لانے سے کفر اور کافروں سے بغض ونفرت رکھنا لازم آتا ہے اور یہ وضاحت کہ کافروں سے موالات اور دوستی کے کیا معنی ومطلب ہیں

مومنوں کی جماعت! اللہ پر ایمان لانے سے کفر اور کافروں سے بغض وعداوت رکھنا اور ان سے براءت کا اظہار کرنا بھی لازم آتا، کیوں کہ سچا مومن وہ ہے جو اللہ اور رسول کے محبوبوں سے محبت رکھتا ہے، اور جس سے اللہ ورسول بغض ونفرت رکھتے ہیں، اس سے وہ بھی بغض ونفرت رکھتا ہے، اس کی ضد کافروں سے دوستی رکھنا ہے، یعنی دنیاوی غرض وغایت کی خاطر ان سے محبت رکھی جائے، یہ فسق اور نافرمانی ہے، بلکہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے، لیکن یہ ایسا کفر نہیں ہے جس کی وجہ سے انسان ملت سے خارج ہوجائے، اللہ تعالی نے کافروں سے دوستی رکھنے سے قرآن کریم کی مختلف آیتوں میں منع فرمایا ہے، مثال کے طو رپر اللہ تعالی کا فرمان ہے: (لا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ **أَوْلِيَاءَ مِن دُونِ الْمُؤْمِنِينَ** وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ).

ترجمہ: مومنوں کو چاہئے کہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جوایسا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کی کسی حمایت میں نہیں۔

نیز فرمان باری تعالی ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا **لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ** تُلْقُونَ إِلَيْهِم بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ **كَفَرُوا** بِمَا جَاءَكُم مِّنَ الْحَق).

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! میرے اور (خود) اپنے دشمنوں کو اپنا دوست نہ بناؤ تم تو دوستی سے ان کی طرف پیغام بھیجتے ہو اور وہ اس حق کے ساتھ جو تمہارے پاس آچکا ہے کفر کرتے ہیں۔

کافروں سے دوستی کرنے کامعنی ومطلب اور اس کا حکم

اللہ کے بندو! کافروں سے دوستی کرنا ان سے تعلق رکھنے سے کہیں بڑا گناہ ہے، کافروں سے دوستی کا مطلب ہے کہ مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کی جائے، بایں طور کہ اگر مسلمانوں اور کافروں کے درمیان جنگ برپا ہو تو کافروں کی صف میں

کھڑا ہوکر اسلحہ، مال ودولت، رائے اور مشورہ اور منصوبہ بندی کے ذریعہ ان کی مدد کرے، اس کے پیچھے مقصد یہ ہو کہ کافروں کا دین اسلام پر غالب ہوجائے، ایسا کرنا نواقض اسلام میں سے ہے، اللہ کی پناہ ، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: (ومن يتولهم منكم **فإنه منهم** إن الله لا يهدى القوم الظالمين).

ترجمہ: تم میں سے جو بھی ان میں کسی سے دوستی کرے وہ بےشک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

کافروں کی دوستی اس لیے کفر ہے کہ اس سے اسلام اور مسلمانوں کی نفرت اور بغض وعداوت لازم آتی ہے، جوکہ کفر ہے، کیوں کہ اللہ نے خود سے ، اپنے رسول سے، اپنے دین سے اور مسلمانوں سے محبت رکھنے کا حکم دیا ہے، رہی بات مسلمانوں کے خلاف کافروں کی مدد کرنے کی تو اس سے مذکورہ تمام امور (احکامِ محبت)کی مخالفت لازم آتی ہے۔اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

شنقیطی رحمہ اللہ فرمان باری تعالی(ومن يتولهم منكم **فإنه منهم**) کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالی نے اس آیت میں یہ ذکر کیا ہے کہ جو شخص یہود ونصاری سے دوستی رکھتا ہے وہ ان سے دوستی رکھنے کی وجہ سے ان میں سے ہی ہوجاتا ہے، ایک دوسرے مقام پر بیان فرمایا کہ ان سے دوستی رکھنے سے اللہ کا غیظ وغضب اور ہمیشگی کا عذاب لازم آتا ہے، اور ان سے دوستی رکھنے والا اگر مومن ہوتا تو ان سے دوستی نہیں رکھتا ۔ معمولی تصرف کے ساتھ قول ختم ہوا۔

اے مومنو! یہ ناقبل تصور بات ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کے خلاف کافر کی مدد کرے، یہ صرف منافقین یا ان کی خصلت رکھنے والے لوگ ہی کر سکتے ہیں، جیسے روافض اور بعض ایسے لوگ جو کافروں کے ملک میں جاکر بس گئے ، ان کے درمیان قیام پزیر ہوگئے اور ان کی فوج میں کام کرنے لگے، ایسے لوگ مسلمانوں کے خلاف کافروں کی جنگ میں شریک ہوتے ہیں، کیوں کہ یہ ان کی ملازمت کاتقاضہ ہوتا ہے جیسا کہ ان کا گمان اور دعوی ہے، اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے[1]۔

اللہ کے بندو! مومنوں سے دووستی رکھنے اور کفر اور کافروں سے براءت کا اظہار کرنے کے وجوب اور اسلامی عقیدہ میں ولاء وبراء کے معنی ومطلب کی وضاحت کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے

([1]) ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا قول ملاحظہ کریں: الفتاوی: (۵۳۱-۵۳۰/۲۸)

ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ کافروں سے بغض ونفرت رکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ معاملات میں ان پر ظلم کیا جائے ، یا یہ کہ ان کے ساتھ بیع وشرا، اجرت اور صلح ومعاہدہ وغیرہ کرنا حرام ہے، یہ ایک چیز ہے اور موالات دوسری چیز۔ معاملات میں عدل وانصاف مطلوب ہے اور اخلاق وبرتاؤ میں حسن تعامل بھی مطلوب ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے ساتھ معاملات کیا کرتے تھے جب کہ آپ ان سے اور ان کے دین سے بغض ونفرت رکھتے تھے، لیکن آپ ان کے ساتھ حسن سلوک کرتے تھے، اگرچہ وہ جنگ کے میدان میں قیدی کیوں نہ بنائے گئے ہوں، اللہ تعالی کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے کہ: (ويطعمون الطعام على حبه مسكينا ويتيما **وأسيرا**).

ترجمہ: اور اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو۔

آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود سے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔

اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

موضوع الخطبة : الناقض التاسع: اعتقاد جواز الخروج عن شريعة الإسلام

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

نواں ناقض: (اسلامی شریعت سے نکلنے کے جواز کا عقیدہ)

پہلا خطبہ:

إنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِله إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ).

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا).

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اسلامی شریعت انس وجن سب کے لیے عام ہے

اللہ کے بندو! اللہ تعالی سے ڈرو اور اس کا خوف اپنے دل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرو اور ا س کی نافرمانی سے گریزاں رہو، اور جان رکھو کہ اسلامی شریعت انس وجن سب کے لیے **عام ہے**، تا آنکہ قیامت قائم ہوجائے، اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: (قل يا أيها **الناس** إني رسول الله إليكم **جميعا**)،

ترجمہ:آپ کہہ دیجیے کہ اے لوگو! میں **تم سب کی طرف** اللہ کا بھیجا ہو ا (رسول) ہوں۔

لوگو ں میں انسان اور جنات سب داخل ہیں۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے: مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں، ان میں آپ نے یہ بھی ذکر کیا کہ: پہلے نبی خاص اپنی قوم کے لیے مبعوث ہوا کرتا تھا، مگر میں **تمام لوگوں کی طرف** (رسول بنا کر) بھیجا گیا ہوں[1]۔

اللہ تعالی نے تمام نبیوں سے یہ عہد وپیمان لیا کہ اگر وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں گے تو آپ کی اتباع کریں گے اور آپ کی شریعت پر عمل کریں گے

اے مومنوں کی جماعت! اللہ تعالی نے تمام نبیوں سے یہ عہد وپیمان لیا ہے کہ اگر وہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پائیں گے تو آپ کی شریعت کی پیروی کریں گے اور آپ کی نصرت ومدد کریں، اللہ تعالی نے فرمایا: (وإذا أخذ الله **ميثاق النبيين** لما أتيتكم من كتاب وحكمة ثم **جاءكم رسول** مصدق لما معكم **لتؤمنن به ولتنصرنه** قال ءأقررتم وأخذتم على ذلكم إصري قالوا **أقررنا** قال فاشهدوا وأنا معكم من الشاهدين * فمن تولى بعد ذلك فأولئك هم الفاسقون * **أفغير دين الله يبغون** وله أسلم من في السماوات والأرض طوعا وكرها وإليه يرجعون).

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو

---

(1) اس حدیث کو بخاری (۳۳۵) اور مسلم (۵۲۱) نے روایت کیا ہے اور اس باب میں ابو ہریرة رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے جسے مسلم (۵۲۳) نے روایت کیا ہے۔

سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے، فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں *پس اس کے بعد بھی جو پلٹ جائیں وہ یقیناً پورے نافرمان ہیں * کیا وہ اللہ تعالیٰ کے دین کے سوا اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ تمام آسمانوں والے اور سب زمین والے اللہ تعالیٰ ہی کے فرمانبردار ہیں خوشی سے ہوں یا ناخوشی سے، سب اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں اہل کتاب کے صحیفوں کے چند صفحات دیکھے تو غصہ ہوگئے اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اگر موسی بھی زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری ہی پیروی کرنی پڑتی[1]۔

صحیح حدیث میں ثابت ہے کہ عیسی ابن مریم جب آخری زمانہ میں نازل ہوں گے تو اسلامی شریعت کی پیروی کریں گے اور اسی کی روشنی میں فیصلہ کریں گے[2]۔

(1) اس حدیث کو احمد (۳۸۷/۳) نے جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور البانی نے "إرواء الغليل" (۳۴/۶) میں اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

(2) مسیح کے نزول اور ان کا دجال کو قتل کرنے کا قصہ صحیح مسلم (۲۸۹۷) میں ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اسی طرح (۱۵۶) جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے، نیز (۲۹۳۷) نواس بن سمعان الکلابی رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

اسلامی شریعت اپنے ماقبل کی تمام شریعتوں کو منسوخ کرنے والی شریعت ہے

اللہ کے بندو! اسلامی شریعت اپنے ماقبل کی تمام شریعتوں کو **منسوخ کرنے والی** شریعت ہے، یعنی اسلامی شریعت سے قبل کی شریعتوں میں جو بھی احکام تھے، ان سب کو کالعدم کرنے والی ہے، سوائے ان احکام کے جو قرآن میں نازل ہوئے، اللہ تعالی نے فرمایا: (وأنزلنا إليك الكتاب مصدقا لما بين يديه من الكتاب **ومهيمنا** عليه)،

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور **ان کی محافظ ہے۔**

یعنی : اے رسول! ہم نے آپ کی طرف قرآن نازل فرمایا، اس میں جو کچھ بھی ہے وہ حق ہے، جو اپنے ماقبل کی کتابوں کی صداقت پر گواہ ہے، اور اس بات پر بھی گواہ ہے کہ وہ ساری کتابیں اللہ کی جانب سے نازل کردہ ہیں، ان کتابوں میں جو احکام ہیں، ان کی تصدیق کرتا ہے، ان میں جو تحریف در آئی ہے، اس کی وضاحت کرتا ہے ، اور **ان کے بعض احکام کو منسوخ قرار دیتاہے۔**

اسلامی شریعت قیامت تک قائم ودائم رہے گی

اللہ کے بندو! اسلامی شریعت بعثت نبوی سے لے کر قیامت تک قائم ودائم رہے گی، برخلاف سابقہ شریعتوں کے ، کیوں کہ وہ وقتی ہوا کرتی تھی اور جب اس کے بعد آنے والی شریعت ظاہر ہوتی تو وہ منسوخ قرار پاتی اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہتا۔

خلاصہ یہ کہ اسلام کے ذریعہ تمام شریعتوں کا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمام نبیوں کا اورقرآن کے ذریعہ تمام کتابوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا

خلاصہ یہ ہے کہ اسلام کے ذریعہ تمام شریعتوں کا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ تمام نبیوں کا، قرآن کے ذریعہ تمام کتابوں کا اور امت مسلمہ کے ذریعہ تمام امتِ اجابت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

اسلامی شریعت سے نکلنے کے جواز کا عقیدہ رکھنا اسلام کے نواقض میں سے ہے

اللہ کے بندو! مذکورہ بالا دلائل کی بنا پر یہ ظاہر ہوگیا کہ اسلام میں داخل ہونا اور اس کی پیروی کرنا دین کے بدیہی امور میں سے ہے، کسی انسان کے لیے اس سے ناواقف رہنے کی گنجائش نہیں ، چنانچہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ اسلامی شریعت سے نکلنے کی گنجائش ہے تو وہ کافر ہے، اگر چہ نماز وروزہ کا پابند اور مسلمان ہونے کا دعویدار ہی کیوں نہ ہو، چنانچہ جو شخص یہ کہے کہ انسان کے لیے یہودیت، یا نصرانیت یا دیگر دین ومذہب کے مطابق اللہ کی عبادت کرنا جائز ہے تو اس نے اللہ کے ساتھ کفر کیا، اللہ کی پناہ۔ کیوں کہ اس نے امر الہی کی خلاف ورزی اور قرآنی خبر کی تردید کی، اس ناقض کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: (ومن يبتغ غير الإسلام دينا **فلن يقبل منه** وهو في الآخرة من الخاسرين).

ترجمہ: جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے **اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا** اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب تمام انس وجن ، عرب وعجم، قریب وبعید، شاہ وگدا اور زاہد وغیر زاہد کی طرف اللہ کے بھیجے ہوئے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)ہیں، بلکہ آپ سب سے آخری نبی ہیں، اور جو کتاب آپ پر نازل کی گئی وہ تمام سابقہ کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ ہے، **چنانچہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ کسی بھی مخلوق (انس وجن) کے لیے آپ کی اتباع اور اطاعت اور جس کتاب وحکمت کے ساتھ آپ مبعوث ہوئے ، اس کی پیروی سے نکلنے کا اختیار ہے تو وہ کافر ہے**[1]۔اختصار کے ساتھ آپ کا قول ختم ہوا۔

آپ رحمہ اللہ مزید رقم طراز ہیں: اگر یہ عقیدہ رکھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا طریقہ آپ کے طریقہ سے زیادہ کامل ہے، اور کسی ولی کے لیے شریعت محمدیہ سے نکلنے کی گنجائش ہے ، تو وہ کافر

---

(1) دیکھیں: "مجموع الفتاوی" (۲۷/۵۹)

ہے ، توبہ کرانے کے بعد بھی اگر وہ اپنے قول پر مصر رہے تو اس کو قتل کرنا واجب ہے۔اختصار کے ساتھ منقول[1]

ایسے بعض فرقوں کا بیان جو انحراف کا شکار ہوئے اور اس ناقض میں واقع ہوگئے

اللہ کے بندو! اس عقیدہ میں بعض صوفی فرقے واقع ہوگئے کہ کسی کے لیے اسلامی شریعت سے نکلنے کی گنجائش ہے، یہ وہ فرقے ہیں جنہیں شیطان نے گمراہ کردیا چنانچہ وہ اپنے بعض کبار شخصیات کے تعلق سے یہ عقیدہ رکھنے لگے کہ –بزعم خویش- اگر وہ معرفت باللہ کے ایک متعین مرحلہ کو پہنچ جائیں تو ان کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو ترک کرنا جائز ہے۔بے شک ان کا یہ قول باطل اور بے بنیادہے، کیوں کہ انبیائے کرام تمام مخلوق سے زیادہ اللہ سے آشنا تھے، اس کے بعد صحابہ کرام، لیکن اس کے باوجود وہ اپنے رب کی عبادت کرتے رہے یہاں تک کہ موت آگئی، ان میں سے کسی نے کبھی بھی فرائض ترک نہیں کیا، نہ محرمات کو جائز ٹھہرایا، بلکہ ان میں سے بعض کی موت رکوع کی حالت میں ، یا سجدہ کرتے ہوئے ، یہ روزہ کی حالت میں ، یا ذکر اور تلاوت قرآن کی حالت میں ہوئی، وہ اللہ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے تھے، یہ اسی دعا کا نتیجہ ہے، ہم بھی اللہ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں۔

ان کے قول کے بطلان کی ایک دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان بھی ہے:(واعبد ربك حتى يأتيك **اليقين**)

ترجمہ: اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ **آپ کو موت آجائے۔**

اس آیت میں یقین سے مراد موت ہے، مفسرین نے اس کی یہی تفسیر بیان کی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کردیے گئے تھے، اس کے باوجود آپ نے احکام الہی پر عمل کرنا نہیں چھوڑا، بلکہ آپ کثرت سے عبادت واطاعت میں منہمک رہتے، آپ تمام لوگوں سے زیادہ

---

(1)دیکھیں: "مجموع الفتاوی" (٢٧/٥٨-٥٩) مزید دیکھیں: "مجموع الفتاوی" (١١/٤٠١) اور اس کے بعد

متقی اور عبادت گزار تھے، آپ نماز پڑھتے رہتے یہاں تک کہ آپ کے پائے مبارک میں ورم آجاتا ، آپ سے کہا جاتا تو آپ فرماتے: کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بن جاؤں[1]۔

اللہ کے بندو! یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اس ناقض میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو کہتے ہیں کہ: (شریعت عہد قدیم کے لیے ہی موزوں ہے، عہد حاضر کے لیے شریعت موزوں نہیں ہے، کیوں کہ ایسے معاملات اور نت نئے امور رونما ہوچکے ہیں جن پر شریعت بحث نہیں کرتی)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے نزدیک شریعت میں کمی اور کوتاہی پائی جاتی ہے، جوکہ ایک بے بنیاد بات ہے، کیوں کہ اسلامی شریعت ہر زمان ومکان کے لیے مناسب اور موزوں ہے، یہاں تک کہ قیامت قائم ہوجائے، اس میں نہ کوئی کوتاہی ہے، نہ کمی اور نہ غلطی، اس لیے کہ وہ اس پر وردگار کی طرف سے نازل کردہ ہے جو حکیم ہے، اپنی مخلوق کے مفادات سے باخبر اور ان پر مشفق ومہربان ہے۔اللہ پاک وبرتر نے اسلامی شریعت کو کمال سے متصف کیا ہے، فرمایا: (اليوم أكملت لكم دينكم وأتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الإسلام دينا)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے دین کو **کامل** کردیااور تم پر اپناانعام بھرپور کردیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہوگیا۔

اسلام کے کمال کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ وہ ہر زمان ومکان کے لیے مناسب اور موزوں ہے، جو شخص اسلام پر ناقص ہونے کی تہمت لگاتا ہے وہ در اصل اسلامی شریعت کو مشروع قرار دینے والے پاک پروردگار (اللہ) پر نقص کی تہمت لگاتا ہے، اللہ تعالی اس سے بری وبرتر ہے، اسی طرح جو شخص شریعت پر نقص کی تہمت لگاتا ہے وہ مذکورہ آیت کے معنی ومفہوم پر ایمان نہیں رکھتا، کیوں کہ آیت کہتی ہے کہ شریعت کامل ہے اور وہ کہتا ہے کہ شریعت ناقص ہے، اس لیے وہ کافر ہے ، اللہ کی پناہ[2]۔

---

(1) دیکھیں: صحيح البخارى (۱۱۳۰) اور صحيح مسلم (۲۸۱۹) بہ روایت مغيرة بن شعبہ رضی اللہ عنہ

(2) یہ شیخ صالح بن فوزان الفوزان کا قول ہے جو انہوں نے "شرح نواقض الإسلام" ص۱۸۳ میں ذکر کیا ہے، ناشر: مكتبۃ الرشد- رياض

اللہ کے بندو! اسلامی شریعت کے التزام کے وجوب اور اس سے نکلنے کے جواز کے بطلان کو واضح کرنے کے لیے یہ ایک مفید مقدمہ ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

بعض احکام پر ایمان لانا اور بعض کا انکار کرنا بھی اسلامی شریعت سے نکلنے میں داہل ہے

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ **قرآن کے بعض احکام پر ایمان لانا اور بعض کا انکار کرنا** ، یا بعض رسولوں پر ایمان لانا اور بعض کاانکار کرنا، اسلامی شریعت سے نکلنے کے ہم معنی ہے۔اگرچہ ایسا کرنے والا اس گمان میں رہے کہ وہ پوری شریعت سے خارج نہیں ہوا، کیوں کہ اللہ تعالی نے کتابیں نازل کی اور رسولوں کومبعوث فرمایا تاکہ لوگ اپنے دلوں سے ان تمام پر ایمان لائیں، چنانچہ جس نے ان میں سے کسی بھی کتاب یا رسول کاانکار کیا اس نے کفر کیا، اللہ تعالی کافرمان ہے:

(إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ **نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ** وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا * أولئك **هم الكافرون حقا** وأعتدنا للكافرين عذابا أليما).

ترجمہ: جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور جو لوگ کہتے ہیں کہ **بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں** اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں* یقین مانو کہ **یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں**، اور کافروں کے لئے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔

اللہ کے بندو! اس میں وہ شخص بھی داخل ہے جو یہ کہتا ہے کہ میں قرآن پر ایمان لاتا ہوں لیکن حدیث نبوی پر نہیں، یہ نواقض اسلام میں سے ہے، کیوں

کہ دونوں وحی کا انکار کرے یا کسی ایک وحی کا ، ہر دوصورت میں وہ کافر ہے، یا یہ کہے کہ وہ قرآن پر ایمان لاتا ہے لیکن اس میں جو صحابہ کرام کی عدالت اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی پاکدامنی بیان کی گئی ہے اس پر ایمان نہیں رکھتا، یا سیکولزم کے علمبرادروں کی یہ ندا بلند کرے کہ دین کو زندگی کے تمام شعبوں سے جدا کرنا واجب ہے، اور یہ کہے کہ لوگوں کے لیے سیاست اور معاملات کے باب میں دین سے نکلنے کی گنجائش ہے ، صرف پنج وقتہ نمازیں ہی کافی ہیں، تو یہ بھی بعض احکام پر عمل کرنے اور بعض کا انکار کرنے کی شکل ہے، چنانچہ جو شخص اس میں واقع ہوا اس کا ایمان ختم ہوگیا اور وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہوگیا، اللہ کی پناہ۔اگرچہ نماز وروزہ کا پابند اور مسلمان ہونے کا دعویدار ہی کیوں نہ ہو، کیوں کہ اس کے عقیدہ کی حقیقت اسلامی شریعت سے تصادم اور رب العالمین سے عداوت پر مبنی ہے، اگرچہ وہ اپنی زبان سے اس کی وضاحت نہ کرتا ہو، اعتبار اس عقیدہ کا ہوتا ہے جو دل میں جاگزیں ہو۔

جہالت اور کبرو غرور دو ایسی بیمایاں ہیں جنہوں نے ان دو فرقوں کو اس عقیدہ میں مبتلا کردیا کہ اسلامی شریعت سے نکلنا جائز ہے

اللہ کے بندو! ان صوفیاء اور سیکولزم کے علمبرداروں کو اس گمراہ کن عقیدہ میں جس چیز نےمبتلا کیا وہ یا تو جہالت ونادانی ہے یا کبر وغرور ہے، جہالت کا علاج علم ومعرفت ہے اور کبر وغرور کاعلاج عظمت الٰہی کو یاد کرنا اور یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ انسان کو ہر حال میں اللہ کے روبرو ہونا ہے اور اسلامی شریعت سے روگردانی پر اللہ اس کا حساب لینے والا ہے۔

آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود سے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللهم صل على نبينا محمد وآله وصحبه وسلِّم تسليما كثيرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com

موضوع الخطبة : **الإعراض عن دين الإسلام، لا يعلَمه ولا يعمل به**

الخطيب : فضيلة الشيخ ماجد بن سليمان الرسي/ حفظه الله

لغة الترجمة : الأردو

المترجم :سيف الرحمن التيمي(@Ghiras_4T)

موضوع:

دسواں ناقض: (دین اسلام سے اعراض برتنا، نہ اس کا علم حاصل کرنا اور نہ اس پر عمل کرنا)

پہلا خطبہ:

إنَّ الحَمْدَ لِلَّهِ، نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُون). (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيراً وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِي تَسَاءلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبا). (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَدِيداً * يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيما).

حمد وثنا کے بعد!

سب سے بہترین کلام اللہ کا کلام ہے، اور سب سے بہترین طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سب سے بدترین چیز (دین میں) ایجاد کردہ بدعتیں ہیں، دین میں ایجاد کردہ ہر چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔

اسلامی شریعت کی پیروی کرنا واجب ہے

اللہ کے بندو! اللہ کا تقوی اختیار کرو اور ہمہ وقت اس کا خوف اپنے دل میں زندہ رکھو، اس کی اطاعت کرتے رہو اور اس کی نافرمانی سے گریزاں رہو، اور جان رکھو کہ اللہ تعالی نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا حکم قرآن مجید میں ۳۳ مقامات پر دیا ہے(1)، مثلاً اللہ کا یہ فرمان :

﴿وما آتاکم الرسول **فخذوه** وما نهاكم عنه فانتهوا﴾

ترجمہ: اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ۔

نیز یہ فرمان :[قل **أطيعوا** الله وأطيعوا الرسول فإن تولوا فإن الله لا يحب الكافرين]

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اللہ تعالی اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالی کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

اور یہ فرمان: [يا أيها الذين آمنوا **أطيعوا** الله ورسوله ولا تولوا عنه وأنتم تسمعون]

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ کا اور اس کے رسول کا کہنا مانو اور اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو سنتے جانتے ہوئے۔

مزید یہ فرمان باری تعالی : {يا أيها الذين آمنوا أطيعوا الله **وأطيعوا** الرسول وأولي الأمر منكم}

ترجمہ: اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالی کی اور فرمانبرداری کرو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی۔

اسی طرح کثرت سے احادیث نبویہ آئی ہیں جو آپ کی اتباع اور اطاعت کرنے، آپ کے نقش قدم کی پیروی کرنے اور آپ کے طریقہ پر چلنے اور آپ کے اوامر ونواہی کی تعظیم کرنے پر ابھارتی ہیں ، مثال کے طور پر ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

(1) شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ نے تیس سے زائد مقام پر قرآن میں اپنے رسول کی اطاعت کا حکم دیا ہے، آپ کی اطاعت کو اپنی اطاعت کے ساتھ ذکر کیا ہے، آپ کی خلاف ورزی کو اپنی معصیت کے ساتھ ذکر کیا ہے، اسی طرح آپ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے، چنانچہ جہاں اللہ کا ذکر ہوتا ہے وہاں آپ کا بھی ذکر آتا ہے۔ "مجموع الفتاوی" (۱۰۳/۱۹) ، اسی طرح آجری نے "الشریعۃ" ص۴۹ میں یہ بات ذکر کی ہے۔

فرمایا: میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جو انکار کرے گا۔ صحابہ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! وہ کون ہے جو انکار کرے گا؟ آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے یقیناً انکار کیا[1]۔

آپ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی[2]۔

نیز آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جب میں تمہیں کسی چیز سے منع کروں تو رک جاؤ اور جب میں تمہیں کسی چیز کی بجا آوری (تعمیل) کا حکم دوں تواپنی طاقت کے مطابق اسے بجالاؤ[3]۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، تم سب کے سب جنت میں ضرور داخل ہوگے سوائے اس کے جس نے انکار کیا اور اللہ کی اطاعت سے اسی طرح متنفر ہوا جس طرح اونٹ (اپنے مالک سے متنفر ہوکر) بدک جاتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کرسکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا[4]۔

---

(1) صحیح بخاری (۷۲۸۰)
(2) صحیح بخاری (۷۱۳۷) صحیح مسلم (۱۸۳۵)
(3)صحیح بخاری (۷۲۸۸) صحیح مسلم (۱۳۳۷)
(4) اس حدیث کو ابن حبان (۱۹۶/۱-۱۹۷) نے حدیث نمبر (۱۷) کے تحت روایت کیا ہے، اس کے رواۃ مسلم کے رواۃ ہیں، اس حدیث کے کچھ شواہد بھی ہیں جو اسے تقویت پہنچاتے ہیں جیسے ابوہریرۃ کی مذکورہ حدیث اور ابوہریرۃ کی وہ حدیث جسے احمد (۳۶۱/۲) وغیرہ نے روایت کیا ہے، اس کی سند شیخین کی شرط پر ہے جیسا کہ حافظ نے الفتح میں حدیث نمبر (۷۲۸۰) کی شرح میں ذکر کیا ہے، مذکورہ حدیث پر شیخ شعیب کی تعلیق سے اختصار کے ساتھ منقول

دین الہی سے اعراض برتنے کا تعارف اور یہ وضاحت کہ وہ نواقض اسلام میں سے ہے

اللہ کے بندو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی ضد ہے دین الہی سے اعراض برتنا، نہ اسے سیکھنا اور نہ اس پر عمل کرنا، اور دین کے ان اصول ومبادی کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے سے مکلف بندہ کو روکنا جن کے بغیر اسلام درست نہیں ہوتا۔اپنے کان اور دل کے ذریعہ دین اسلام سے اعراض برتنا ، نہ اس کی تصدیق کرنا ، نہ اسے جھٹلانا،نہ اس سے دشمنی رکھنا اور نہ عداوت ظاہر کرنا، اور نہ اس کی تعلیمات پر کان دھرنا[1]۔جیسے ایمان کے ارکان اور اس کے متعلقات کو سیکھنا، اور ان عبادات کا طریقہ جاننا جو اللہ پر ایمان لانے سے لازم آتے ہیں، جیسے نماز، زکاۃ، اور اللہ ورسول کی محبت وغیرہ ، تویہ نواقض اسلام میں سے ہے ۔اللہ تعالی ہمیں اس سے محفوظ رکھے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے: (**ومن أظلم** ممن ذُكِّر بآيات ربه ثم أعرض عنها إنا من **المجرمين** منتقمون)

ترجمہ: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالی کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان سے منہ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔

یعنی اس شخص سے بڑا ظالم کوئی نہیں جو اللہ کی آیتوں سے منہ پھیر لے، اللہ نے اسے مجرم سے موسوم کیا ہے، چنانچہ جو شخص اپنے اعضاء وجوراح سے کوئی عمل نہیں کرتا، صرف زبان سے شہادتین کا اقرار کرنے پر اکتفا کرتا ہے، تو وہ کافر ہے، اسے اہل علم (جنس عمل کو ترک کرنے والے) سے موسوم کرتے ہیں، کچھ لوگ اسے دین سے بیزار کہتے ہیں، حقیقت یہی ہے کہ شریعت سے منہ پھیرنے والے کا دل فاسد ہوتاہے، کیوں کہ اگر اس کےدل میں ایمان کی صالحیت ہوتی تواس کے اعضاء وجوارح عمل کے تابع ہوتے، اس لیے کہ دل بادشاہ ہے اور اعضاء وجوارح اس کے لشکر ہیں، جو اس کی خلاف ورزی نہیں کرتے، لیکن جب دل ہی فاسد

---

[1] یہ ابن القیم کا قول ہے جو "مدارج السالکین" (۳۳۸/۱) میں مذکور ہے۔

ہوجائے تو اعضـــاء وجوارح بھی ناکارہ ہوجاتے ہیں، ہم اللہ ســـے عافیت کی دعا کرتے ہیں[1]۔

دین الہی سے اعراض برتنے کی شدید ممانعت

اللہ کے بندو! بہت سی آیتوں میں دین الہی سے اعراض برتنے سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(ومن **أعرض** عن ذكري فإن له معيشة ضنكا ونحشره يوم القيامة أعمى)

ترجمہ: اور جو میری یاد ســـے روگردانی کرے گا اس کی زندگی تنگی میں رہے گی اور ہم اسے بروز قیامت اندھا کرکے اٹھائیں گے۔

نیز فرمان باری تعالی ہے:(**ومن أظلم** ممن ذُكِّـــر بآيات ربه ثم أعرض عنها إنا من **المجرمين** منتقمون)

ترجمہ: اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اللہ تعالی کی آیتوں سے وعظ کیا گیا پھر بھی اس نے ان ســـے منہ پھیر لیا، (یقین مانو) کہ ہم بھی گناہ گاروں سے انتقام لینے والے ہیں۔

مزید اللہ تعالی فرماتا ہے:(ومن أظلم ممن ذكر بآيات ربه **فأعرض** عنها ونســـي ما قدمت يداه).

ترجمہ: اس ســـے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب کی آیتوں ســـے نصیحت کی جائے وہ پھر بھی منہ موڑے رہے اور جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیج رکھا ہے اسے بھول جائے۔

اللہ کے فرمان (اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے) کا مطلب ہے : کوئی شـخص اس سے بڑا ظالم نہیں۔

اللہ تعالی کا ارشادگرامی ہے:(فإن **أعرضوا** فقل أنذرتكم صاعقة مثل صاعقة عاد وثمود)

---

(1) دیکھیں: "مجموع الفتاوی" (۲۰۴/۷ اور اس کے بعد) انہوں نے اس باب میں ائمہ سـلف رحمہم اللہ کے اقوال نقل کیے ہیں۔

ترجمہ: اب بھی یہ روگرداں ہوں تو کہہ دیجئے کہ میں تمہیں اس کڑک (عذاب آسمانی) سے ڈراتا ہوں جو مثل عادیوں اور ثمودیوں کی کڑک ہوگی۔

نیز فرمایا: (ومن **يعرض** عن ذكر ربه يسلكه عذابا صَعَدا)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے پروردگار کے ذکر سے منہ پھیر لے گا تو اللہ تعالی اسے سخت عذاب میں مبتلا کردے گا۔

یعنی : سخت دشوار ، تکلیف دہ اور المناک عذاب سے دوچار کرے گا۔

اور اللہ تعالی نے فرمایا: (قل أطيعوا الله والرسول فإن **تولوا** فإن الله لا يحب الكافرين)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اللہ تعالی اور رسول کی اطاعت کرو، اگر یہ منہ پھیر لیں تو بے شک اللہ تعالی کافروں سے محبت نہیں کرتا۔

دین الہی سے اعراض کرنے والے کی عقل اور فکر پر شیطان حاوی ہوتا ہے

اللہ کے بندو! دین الہی سے اعراض کرنے کی وجہ سے شیطان ابن آدم کے دل اور فکر پر حاوی ہوجاتا ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:(ومن يعش عن ذكر الرحمٰن نقيض له شيطانا فهو له قرين * وإنهم ليصدونهم عن السبيل ويحسبون أنهم مهتدون).

ترجمہ: اور جو شخص رحمٰن کی یاد سے غفلت کرے ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں وہی اس کا ساتھی رہتا ہے * اور وہ انہیں راہ سے روکتے ہیں اور یہ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ یہ ہدایت یافتہ ہیں۔

اللہ کے دین سے منہ پھیرنا کافروں اور منافقوں کی صفت ہے

- اللہ کے بندو! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت سے منہ پھیرنا کافروں اور منافقوں کی صفت ہے، اللہ تعالی نے فرمایا: (والذين كفروا عما أنذروا **معرضون**)

ترجمہ: اور کافر لوگ جس چیز سے ڈرائے جاتے ہیں منہ موڑ لیتے ہیں۔

خطبہ اولی کا خاتمہ

اللہ کے بندو! اسلامی شریعت کی اتباع کے وجوب اور اس سے اعراض کرنے کی ممانعت سے متعلق یہ ایک مفید مقدمہ ہے۔

اللہ تعالی مجھے اور آپ کو قرآن کی برکت سے بہرہ ور فرمائے، مجھے اور آپ کو اس کی آیتوں اور حکمت پر مبنی نصیحت سے فائدہ پہنچائے، میں اپنی یہ بات کہتے ہوئے اللہ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے مغفرت طلب کرتا ہوں، آپ بھی اس سے مغفرت طلب کریں، یقینا وہ خوب معاف کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

دوسرا خطبہ:

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده.

حمد وصلاۃ کے بعد!

اللہ کے بندو! آپ اللہ کا تقوی اختیار کریں اور جان رکھیں کہ دین اللہ کی پیروی اور اتباع واجب ہے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کا علم حاصل کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے، مسلمان کو چاہئے کہ دین کے اصول ومبادی کا علم حاصل کرےاور ان پر عمل پیرا ہو، ان اصول میں اسلام کے ارکان خمسہ اور ایمان کے ارکات ستہ سرفہرست ہیں، دین کے منافی اعمال میں واقع ہونے سے ہوشیار رہے، جن میں اسلام کے دس نواقض سر فہرست ہیں، اس کے بعد ان کبیرہ اور صغیرہ گناہوں کا مرتبہ آتا ہے جن سے ایمان میں کمی واقع ہوتی ہے، ان گناہوں سے بھی خبردار رہے، کیوں کہ یہ گناہ اگرچہ دین سے خارج نہیں کرتے لیکن کمال دین کے منافی ضرور ہیں اور انسان کو اخروی سزا کا مستحق بنادیتے ہیں۔

علم وعمل کا اجروثواب

اللہ تعالی نے اس شخص سے بڑے اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے جو شریعت کی طرف متوجہ ہوتے، اسے سیکھتے اور اس پر عمل کرتے ہیں، علم کی فضیلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں وارد ہوئی ہے: جو شخص اس راستے پر چلتا ہے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے، اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں لوگوں کا کوئی گروہ اکٹھا نہیں ہوتا، وہ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کا درس و تدریس کرتے ہیں مگر ان پر سکینت (اطمینان و سکون قلب) کا نزول ہوتا ہے اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ

لیتی ہے اور فرشتے ان کو اپنے گھیرے میں لے لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے مقرّبین میں جو اس کے پاس ہوتے ہیں ان کا ذکر کرتا ہے [1]۔

رہی بات عمل کی فضیلت کی تو ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بےشک اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے: .... میرا بندہ جن جن عبادتوں کے ذریعےسے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی عبادت مجھے اتنی پسند نہیں جس قدر وہ عبادت پسند ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔ میرا بندہ نوافل کے ذریعے سے بھی مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اسے دیتا ہوں۔ میں کسی چیز میں تردد نہیں کرتا جس کو میں کرنے والا ہوتا ہوں، جوتردد مجھے مومن کی جان نکالتے وقت ہوتا ہے، وہ موت کی بوجہ تکلیف پسند نہیں کرتا اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا اچھا نہیں لگتا ہے[2]۔

دوسرے خطبہ کا خاتمہ

آپ یہ بھی جان رکھیں کہ اللہ پاک نے آپ کو ایک بڑے کام کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالی ہے: {إن اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تسليما}

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجو اور خوب سلام (بھی) بھیجتے رہا کرو۔

اللهم صل وسلم على عبدك ورسولك محمد، وارض عن أصحابه الخلفاء، الأئمة الحنفاء، وارض عن التابعين ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين.

اے اللہ! ہمارے دلوں کو نفاق سے، ہمارے اعمال کو ریا ونمود سے اور ہماری نگاہوں کو خیانت سے پاک کردے۔

---

(1) اس حدیث کو مسلم (۲۶۹۹) نے ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔
(2) صحیح بخاری (۶۵۰۲)

اے اللہ! ہم تجھ سے پر امن زندگی، کشادہ رزق اور نیک عمل کی دعا کرتے ہیں۔

اے اللہ! ہم تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتے ہیں جو ہم کو معلوم ہے اور جو نہیں معلوم، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے جو ہم کو معلوم ہیں اور جو معلوم نہیں۔
اے اللہ! ہم تیری پناہ چاہتے ہیں تیری نعمت کے زوال سے ، تیری عافیت کے ہٹ جانے سے ، تیری ناگہانی سزا سے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے۔
اے اللہ! ہم تجھ سے جنت کے طلب گار ہیں اور اس قول و عمل کے بھی جو جنت سے قریب کر دے، اور ہم تیری پناہ چاہتے ہیں جہنم سے اور اس قول و عمل سے جو جہنم سے قریب کر دے۔
اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں نیکی دے اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے نجات بخش۔

اللھم صل علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلِّم تسلیما کثیرا.

از قلم:

ماجد بن سلیمان الرسی

مترجم:

سیف الرحمن تیمی

binhifzurrahman@gmail.com